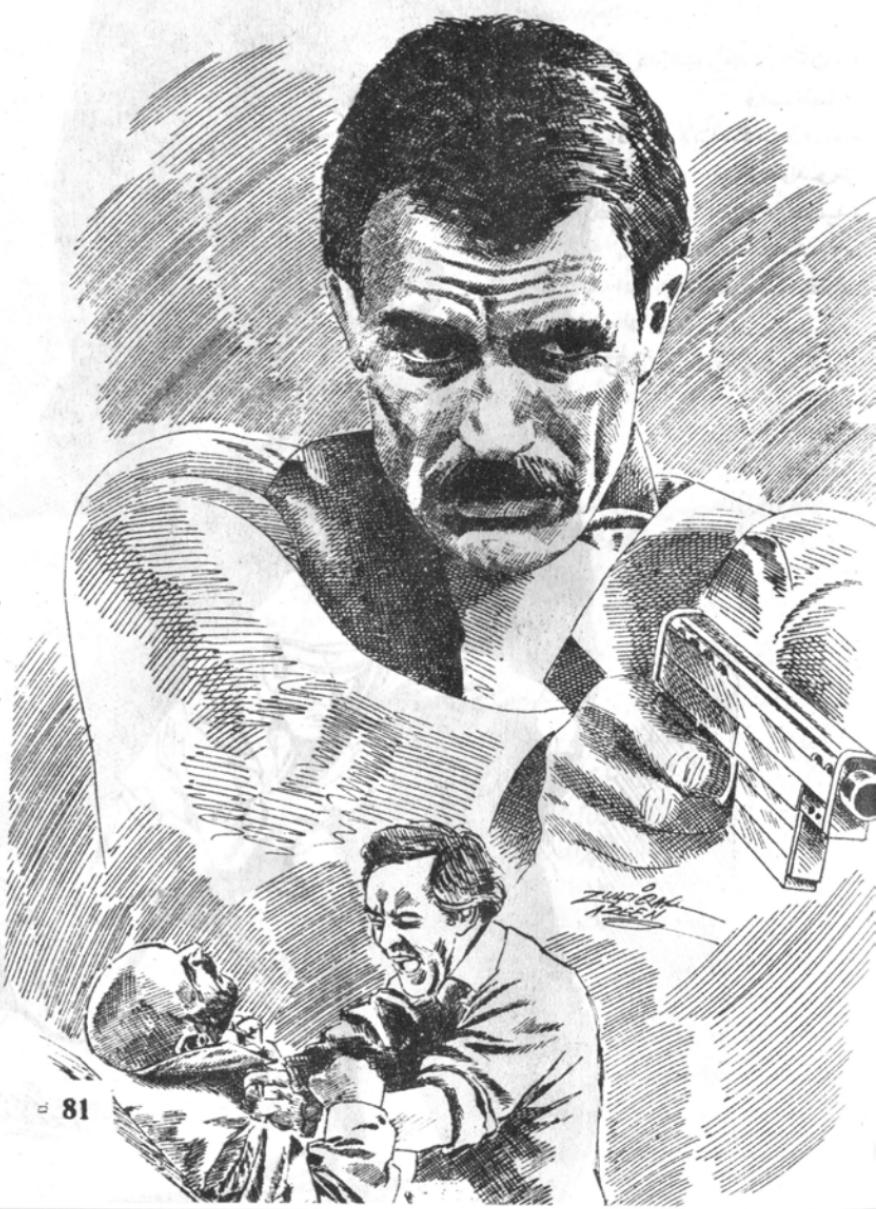


پیشنهاد

لهم



گھوڑتے تھا۔

"ایک گھنٹے سے گاڑی سرک کے کن رے نکار کھی
تھی کئی کاڑیوں کو جو کہاں چالا کیں اولادیں بکھل جی
لیں۔ آنکھیں بکھل جائیں گے پس ایک دن یہ میں سے آئی کہ...
جگہ پورا کیے پیغیر دی پیغیر سنس پیغیر۔
” مجھے رکن پڑا یہ مس نے چکر پورا کر دیا لیکن یہ چیز
چھاڑ کھانے کا سامنا تھا۔

” تم کی تھانیدار کی اولاد معلوم ہوتے ہوئے رواں اسے
گھوڑتی ہوئی بولی۔
” مکاں مت کرو گاڑی اس طرح کیوں گھوڑی کی ہے؟
” خواتین سے بات کرنے کی وجہ پر نہیں ہے ۔ رواں
کا شرود پیدا گیا۔

” میں اول درجہ کا گھاٹوں ۔۔۔ پھر؟
” میری گاڑی کا پرول ختم ہو گی ہے ۔ وہ یہکہ
روانی ہو گئی۔

” میں پرول پسپ تو نہیں ہوں ۔۔۔
” اسی سر تو اتنا دے دو کہیں اگلے پرول پسپ
تک پہنچ نکلوں ۔۔۔

” گاڑی تریش نامہ بے تمہاری ۔۔۔
” بھکارن تو نہیں ہوں۔ پرول کی جو قیمت طلب کرو
گے وہیں گی ۔۔۔

” پھر سپسے گاڑی سرک کے کارے کاڑا ۔۔۔ اس نے
درشت پہنچ میں کہا۔

دو فون نے گاڑی کو دھکا دے کر سرک کے کن رے
نکادیا۔ اس نے پہنچے ہی اپنی گاڑی بائیں کن رے پر دکی تھی۔
ڈوسری کاڑیوں کے لیے سرک صاف ہو گئی۔

” روانی کے سپسے قبول کیوں نہیں چکی کیا تھا؟
” میری خراب ہو گئی ہے ۔۔۔
” اکبال رہتی ہو؟
” جنت میں ۔۔۔

” پارک ہو ۔۔۔ کہتا ہوا وہ اپنی گاڑی کی طرف بڑھا۔
وہ اس کے پیچے جلا پڑتی تھی لیکن دوڑ کی گھوٹتے
کے بیانے ایسٹرنگ کے سامنے جا بیٹھا تھا۔

” میں تھے ہبھا تھا۔ پرول ۔۔۔
” میری گاڑی میں بیٹھ جاؤ ۔۔۔ پیغایڈوں کا ۔۔۔

وہ چکا گھلاتا گاڑی کی ٹکی پرول سے بڑھتی اور جکی میں بیٹھا

پرول موجود تھا۔ کئی ہفتھوں سے بیٹھا ہوا تھا۔ پہنچ کی شام
کو اس پیاس قسم کی آوارہ گدی کا دوڑ پڑتا تھا۔ والیں اتوار کے
اختتم پر برق۔ ویر انول میں بیبلہ ہوتا تھا۔ پہنچ میں پرول سے
چھیس گھنے ہبھر کے ہٹکا مول سے ڈوڑ دوڑ کر شکل پر یادوت

اے کوہرے یہ جا رہی تھی؟ اس پر اس نے اپنی چکن ہٹکن پیش
کیا تھا۔ اس سے میں ڈن کر کریے تھے کی جی مزدروں نہیں
محسوں کی تھی۔ ڈن کو کر کریے نے سے نامہ بھی کیا؟ مریض کی وجہ
بھی معلوم ہو گی تو تم میں کس کریے ہے؟ کس کے پاس طلاق ہے؟ میں
ہرگز شادا وہ بھیجا ہو۔ اپنے گردیکا نیت کے جمال کیوں ٹھن رکھے
ہیں؟ پیچے دوڑ میں دوڑ لگانے کی سختی پیدا کرو۔ ہمیں یہ کرو
اور دوڑ جاؤ۔ پرول سے کوئی اندر حکشوں تھیں اس اذیت

سے نجات دلادے۔ پھر جال اس سر پر خلاں آسمان تھا اور پیچے
کوہر کی سیاہ سرک۔ گاڑی سماں میں کی رفتار سے اڑا کی جا
رہی تھی۔ شام کے چار بجے تھے۔ شہری آبادی بہت پیچے
رہ گئی تھی۔ دور روی اونچی تھی ڈن کے دو جان سرک مہر تھی
لکھ سکشان دھکان دیتی تھی۔ گاڑی فرستے بھری ری ہمیں ڈن
پر پھری ہو گئی اس حصہ میں قابض تازات پاک تھی لیکن وہ جانت
قابیسے ہی سفر ج عرب ہو گا۔ ڈن کی سیچی جیگی کی

نیچی جنم کے سامات میں ملے گئے۔ اس لذت کے قصور میں
چلیں۔ میوپ آنکھوں پر زیادہ لگان نہیں گلوری بھی۔ دفعتاً
اوٹ گھنے ہوئے ڈن کو جگا ساٹکا سامنے کچھ فاسے پر ایک
ہاڑی علک سکے سطہ میں اس طرح ترچی گھری دھکنی کی کہاے
فری طریپاٹی گاڑی کی رفائد کو جویں پڑی پیر بیک ٹھائے۔

ابن بندی کے بغیر وہ پیچے اسٹگا۔ سامنے والی گاڑی خالی تھی۔ پیچے
چھپی جس خطر سے کا علان کیوں مارکی؟ با تھنفلی پر سرپری پیچا ہی
تھا کہ ایک سرا فی قبیله سُنائی دیا۔ پھر آواز آئی۔ اب تو کو
گھٹا المود۔

بائیں جانب ایک پیچری اوٹ سے گلوریا چاند طلوع ہو

رہا تھا۔ اس کا با تھنفلی پر سرپری سے ہٹ گیا۔ ایک دنگنا ہٹا چھوڑو

ٹھاکر کاہ منیہ سبھر تی تھی۔ بالا خودہ بہتی ہو گئی سرک پا آگئی۔

” ٹھکتے ہی بخوبی مزار کے پیچے۔ نکلے پلے جاتے ہیں ۔۔۔ وہ

اکس کے قریب پیچ کر گیو۔

” کیا طلب؟ وہ محنت سے چونکہ کر اسے از بر تو

لہنوں اور سہا تھیں کن وار پیون کا ایک اور کان نامہ

بائس کو ڈنیا کا ایک دیچسپ اور بکٹ شوال

کے دار کبھی نہیں ملتے۔

وقت افہمیں

ڈھنڈلاتا ہے نہ نہانہ

افہمیں ہناموش

کرتا ہے حکنڈ ہنریدی

اوہ جمید بھی

ابن صعن کے ایسے ہی

کردار ہیں جنہیں

وقت کبھی گہ آئو دنہیں کرسکنا



"جہنم میں: وہ اسے گھوٹنی بخوبی بولی۔

"جنت سے اسی بے کھا لے کے جائے تو جہنم بھی آباد ہو سکے اور تم تو یہی جنت ہی سے چلی آری ہو۔"

"ذہنی طور پر یہاں لگتے ہوں" وہ اس کی انگوں میں دھکتی بخوبی بولی۔

"تم بیلی اور کھوس نے میرے ذہن میں جما بننے کی کوشش کی ہے؟"

"ارتدے دو تا پڑواں۔"

"مکتسب سے کام حلی جائے گا؟"

"اس اخالی کو کوئی پڑواں پڑھ جاؤں" وہ گاڑی سے امڑا ہے۔ ذکری کھوئی اور ایک سینیں کاڑی نیا نکال کر اس کے حوالے کیا۔

"اوہ۔ اتنا اسپری" وہ لقیہ دایوں کو گھورتی بڑی بیوی۔ کہاں جاؤ گے؟"

"میں کسی پر مکون چیل کی تلاش میں نکلا ہوں" سیری ھیلیں اگلے پڑواں سے نیازہ دوں شہری ہے۔

"تھماری ھیلیں" وہ پڑھنے کے لئے پڑواں کے

"ہاں۔ آس۔ سیکیوں نہیں۔ جب کہ میں نہ ہی اسے دریافت کیا ہے۔ میں نے اسے علاوه وہاں کی اور دوں دیکھا۔"

"اگر وہ اسی بیوی دیلان میں چھوڑ رہے ہے تو میں نے ہیوں کی کیا خیال ہے؟"

"میرے سے اسی نہیں کہاں اسی نہیں ہے" وہ اسی سے اترتے بخوبی ہے۔

"ہے نا؟ روکی چکی۔ اب میں کچھ دیر تراکی کیے گی لیکن یہاں سے اپس نہیں جا سکتی۔ تھا کیا کیا خیال ہے؟"

"میرے سے پاس نہیں کہاں اسی نہیں ہے" وہ اسی کاڑی کی طرف میل پڑی۔ وہ جہاں تھا جسیں پھر انہیں کھوئا اور لے لے گئی۔

"روکی چکی خوشی سے اپنے پکڑنے کے لئے پہنچا۔ میرے سے اپنے پکڑنے کے لئے پہنچا۔" وہ اسی کاڑی کی طرف پڑھنے لے رہی ہے۔

"میرے سے کام غنیمت ہے دنیا میں" اڑاکی بولی۔

"میرے ساتھ رہنے کے لئے دنیا میں کیوں نہیں ہے؟" کی مطلب؟"

"میں مردی سے آیا ہوں" وہ اسی طرح سارے کام گھوٹا کر نکلا جائے۔

"ٹھانگیں گھوٹوں کی کی ہیں۔ اب جیلی چھوپتی نظر آؤ درہ دویتی رسمیہ کر گوں گا"

"یدی تیرتہ بہر" وہ رومانی گھوٹلو سے جی بھر گیا ہے۔

"راکبری سے اپنے کہاں کریں گے۔" وہ اسی سے اپ

"ایسی باتیں کرتا ہوں" اس سے پہلے

"بہت زیادہ رہے ہوئے ہوں گے میں؟"

"اکی یا اسی میں" وہ اس کی انگوں میں

"زندگی سے پڑا علم موت ہوتے ہوں۔ اچھا چلپٹیں

تھیں وہ چلپٹی دھکا دلگی۔ بڑا شفاف اور سچا پانی ہے۔

یہ اسی میں گھوٹنیستی ترقی رہتی ہوں۔

چھوڑہ اپنی کاڑی میں جائیتی تھی۔ دوزن کا پیالا اگے

چھپے دو قریبیں۔ پندرہ منٹ پڑھو پڑھو پڑھ جاؤں" وہ گاڑی سے امڑا ہے۔ ذکری کھوئی اور ایک سینیں کاڑی نیا

نکال کر اس کے حوالے کیا۔

"اوہ۔ اتنا اسپری" وہ لقیہ دایوں کو گھورتی بڑی بیوی۔ کہاں جاؤ گے؟

"میری ھیلیں" وہ پڑھنے کے لئے پڑواں کے

"تھماری ھیلیں" وہ اسی سے اترتے بخوبی ہے۔

"ہاں۔ آس۔ سیکیوں نہیں۔ جب کہ میں نہ ہی اسے دریافت کیا ہے۔ میں نے اسے علاوه وہاں کی اور دوں دیکھا۔"

"اگر وہ اسی بیوی دیلان میں چھوڑ رہے ہے تو میں نے ہیوں کی کیا خیال ہے؟"

"میرے سے پاس نہیں کہاں اسی نہیں ہے" وہ اسی کاڑی کی طرف میل پڑی۔ وہ جہاں تھا جسیں پھر انہیں کھوئا اور لے لے گئی۔

"روکی چکی خوشی سے اپنے پکڑنے کے لئے پہنچا۔ میرے سے اپنے پکڑنے کے لئے پہنچا۔" وہ اسی کاڑی کی طرف پڑھنے لے رہی ہے۔

"میرے سے کام غنیمت ہے دنیا میں" اڑاکی بولی۔

"میرے ساتھ رہنے کے لئے دنیا میں کیوں نہیں ہے؟" کی مطلب؟"

"میں مردی سے آیا ہوں" وہ اسی طرح سارے کام گھوٹا کر نکلا جائے۔

"ٹھانگیں گھوٹوں کی کی ہیں۔ اب جیلی چھوپتی نظر آؤ درہ دویتی رسمیہ کر گوں گا"

"یدی تیرتہ بہر" وہ رومانی گھوٹلو سے جی بھر گیا ہے۔

"راکبری سے اپنے کہاں کریں گے۔" وہ اسی سے اپ

خال آیا کہیں کی محاطے میں انجی یا تو نہیں چارہ۔ اس سے پہلے

بھی صدمہ یا ایسا سرچا ہے۔ راکبری سے اسے دُخواریوں میں

مُبتلا کیا تھا تو جواب اسے کیا کرتا چاہیے یا پچھوکتے کی مہمل

گھوٹنے کیون اداش لڑکی سر۔ اجنبیوں کو اسی طرف اپنی طرف متوجہ

کر کے ان کے ساتھ وقت لگا رہا ہے۔ اس نے کاڑی کے ایک

پوشیدہ خانے سے چار سو سو یور کی چھوپتی دو تالی بندوق کاٹا

اور اسے لوڑ کر کھل کے چھٹے کی طرف بڑھنے لگا جہاں

اپنے پردے ترہے تھے۔

دغدھری لڑکی اس کے پیارے چھوپتے کی طرف پڑھنے لگا جہاں

لڑکی اس کے پیارے چھوپتے کی طرف پڑھنے لگا جہاں

لڑکی اس کے پیارے چھوپتے کی طرف پڑھنے لگا جہاں

لڑکی اس کے پیارے چھوپتے کی طرف پڑھنے لگا جہاں

لڑکی اس کے پیارے چھوپتے کی طرف پڑھنے لگا جہاں

لڑکی اس کے پیارے چھوپتے کی طرف پڑھنے لگا جہاں

لڑکی اس کے پیارے چھوپتے کی طرف پڑھنے لگا جہاں

لڑکی اس کے پیارے چھوپتے کی طرف پڑھنے لگا جہاں

لڑکی اس کے پیارے چھوپتے کی طرف پڑھنے لگا جہاں

لڑکی اس کے پیارے چھوپتے کی طرف پڑھنے لگا جہاں

لڑکی اس کے پیارے چھوپتے کی طرف پڑھنے لگا جہاں

لڑکی اس کے پیارے چھوپتے کی طرف پڑھنے لگا جہاں

لڑکی اس کے پیارے چھوپتے کی طرف پڑھنے لگا جہاں

لڑکی اس کے پیارے چھوپتے کی طرف پڑھنے لگا جہاں

لڑکی اس کے پیارے چھوپتے کی طرف پڑھنے لگا جہاں

لڑکی اس کے پیارے چھوپتے کی طرف پڑھنے لگا جہاں

"کون سرفراز؟" "کیفیت دار کا میغیر"

"ادے۔ آپ کہاں ہیں؟"

"ایک چھوپتے کے نہ رہے۔ جانوں سے کے اکابر ویس میں

پرچھ پڑھ پہنچ پہنچے دہان پرچھ جانے تھے؟"

"تھیں آپ دینی میں؟"

"جی۔ ابا۔ اور وہاں تھیں؟"

"ڈائسٹریکٹ یونیورسٹی پرورشیہ کے قاتے میں رکھا کر اس نے طویل

سالیں اور کوئی گاڑی سے اپنی بیوی کے سامنے نہیں رکھا کر لے دیا۔

کی تھیں اس کاڑی سے اپنے بیوی کے سامنے نہیں رکھا کر دیا۔

لاش کے راست پر کھا کر خود ممات بیکن گئی تھی۔ حمید پرچھ اپنی کاڑی کی

لاش کے راست پر کھا کر خود ممات بیکن گئی تھی۔ حمید پرچھ اپنی کاڑی کی

لاش کے راست پر کھا کر خود ممات بیکن گئی تھی۔ حمید پرچھ اپنی کاڑی کی

لاش کے راست پر کھا کر خود ممات بیکن گئی تھی۔ حمید پرچھ اپنی کاڑی کی

لاش کے راست پر کھا کر خود ممات بیکن گئی تھی۔ حمید پرچھ اپنی کاڑی کی

لاش کے راست پر کھا کر خود ممات بیکن گئی تھی۔ حمید پرچھ اپنی کاڑی کی

لاش کے راست پر کھا کر خود ممات بیکن گئی تھی۔ حمید پرچھ اپنی کاڑی کی

لاش کے راست پر کھا کر خود ممات بیکن گئی تھی۔ حمید پرچھ اپنی کاڑی کی

لاش کے راست پر کھا کر خود ممات بیکن گئی تھی۔ حمید پرچھ اپنی کاڑی کی

لاش کے راست پر کھا کر خود ممات بیکن گئی تھی۔ حمید پرچھ اپنی کاڑی کی

لاش کے راست پر کھا کر خود ممات بیکن گئی تھی۔ حمید پرچھ اپنی کاڑی کی

لاش کے راست پر کھا کر خود ممات بیکن گئی تھی۔ حمید پرچھ اپنی کاڑی کی

لاش کے راست پر کھا کر خود ممات بیکن گئی تھی۔ حمید پرچھ اپنی کاڑی کی

لاش کے راست پر کھا کر خود ممات بیکن گئی تھی۔ حمید پرچھ اپنی کاڑی کی

لاش کے راست پر کھا کر خود ممات بیکن گئی تھی۔ حمید پرچھ اپنی کاڑی کی

لاش کے راست پر کھا کر خود ممات بیکن گئی تھی۔ حمید پرچھ اپنی کاڑی کی

لاش کے راست پر کھا کر خود ممات بیکن گئی تھی۔ حمید پرچھ اپنی کاڑی کی

لاش کے راست پر کھا کر خود ممات بیکن گئی تھی۔ حمید پرچھ اپنی کاڑی کی

لاش کے راست پر کھا کر خود ممات بیکن گئی تھی۔ حمید پرچھ اپنی کاڑی کی

لاش کے راست پر کھا کر خود ممات بیکن گئی تھی۔ حمید پرچھ اپنی کاڑی کی

لاش کے راست پر کھا کر خود ممات بیکن گئی تھی۔ حمید پرچھ اپنی کاڑی کی

لاش کے راست پر کھا کر خود ممات بیکن گئی تھی۔ حمید پرچھ اپنی کاڑی کی

لاش کے راست پر کھا کر خود ممات بیکن گئی تھی۔ حمید پرچھ اپنی کاڑی کی

لاش کے راست پر کھا کر خود ممات بیکن گئی تھی۔ حمید پرچھ اپنی کاڑی کی

لاش کے راست پر کھا کر خود ممات بیکن گئی تھی۔ حمید پرچھ اپنی کاڑی کی

لاش کے راست پر کھا کر خود ممات بیکن گئی تھی۔ حمید پرچھ اپنی کاڑی کی

لاش کے راست پر کھا کر خود ممات بیکن گئی تھی۔ حمید پرچھ اپنی کاڑی کی

لاش کے راست پر کھا کر خود ممات بیکن گئی تھی۔ حمید پرچھ اپنی کاڑی کی

لاش کے راست پر کھا کر خود ممات بیکن گئی تھی۔ حمید پرچھ اپنی کاڑی کی

لاش کے راست پر کھا کر خود ممات بیکن گئی تھی۔ حمید پرچھ اپنی کاڑی کی

لاش کے راست پر کھا کر خود ممات بیکن گئی تھی۔ حمید پرچھ اپنی کاڑی کی

لاش کے راست پر کھا کر خود ممات بیکن گئی تھی۔ حمید پرچھ اپنی کاڑی کی

لاش کے راست پر کھا کر خود ممات بیکن گئی تھی۔ حمید پرچھ اپنی کاڑی کی

لاش کے راست پر کھا کر خود ممات بیکن گئی تھی۔ حمید پرچھ اپنی کاڑی کی

لاش کے راست پر کھا کر خود ممات بیکن گئی تھی۔ حمید پرچھ اپنی کاڑی کی

لاش کے راست پر کھا کر خود ممات بیکن گئی تھی۔ حمید پرچھ اپنی کاڑی کی

لاش کے راست پر کھا کر خود ممات بیکن گئی تھی۔ حمید پرچھ اپنی کاڑی کی

لاش کے راست پر کھا کر خود ممات بیکن گئی تھی۔ حمید پرچھ اپنی کاڑی کی

لاش کے راست پر کھا کر خود ممات بیکن گئی تھی۔ حمید پرچھ اپنی کاڑی کی

لاش کے راست پر کھا کر خود ممات بیکن گئی تھی۔ حمید پرچھ اپنی کاڑی کی

لاش کے راست پر کھا کر خود ممات بیکن گئی تھی۔ حمید پرچھ اپنی کاڑی کی

لاش کے راست پر کھا کر خود ممات بیکن گئی تھی۔ حمید پرچھ اپنی کاڑی کی

لاش کے راست پر کھا کر خود ممات بیکن گئی تھی۔ حمید پرچھ اپنی کاڑی کی

لاش کے راست پر کھا کر خود ممات بیکن گئی تھی۔ حمید پرچھ اپنی کاڑی کی

لاش کے راست پر کھا کر خود ممات بیکن گئی تھی۔ حمید پرچھ اپنی کاڑی کی

لاش کے راست پر کھا کر خود ممات بیکن گئی تھی۔ حمید پرچھ اپنی کاڑی کی

لاش کے راست پر کھا کر خود ممات بیکن گئی تھی۔ حمید پرچھ اپنی کاڑی کی

لاش کے راست پر کھا کر خود ممات بیکن گئی تھی۔ حمید پرچھ اپنی کاڑی کی

لاش کے راست پر کھا کر خود ممات بیکن گئی تھی۔ حمید پرچھ اپنی کاڑی کی

لاش کے راست پر کھا کر خود ممات بیکن گئی تھی۔ حمید پرچھ اپنی کاڑی کی

لاش کے راست پر کھا کر خود ممات بیکن گئی تھی۔ حمید پرچھ اپنی کاڑی کی

لاش کے راست پر کھا کر خود ممات بیکن گئی تھی۔ حمید پرچھ اپنی کاڑی کی

لاش کے راست پر کھا کر خود ممات بیکن گئی تھی۔ حمید پرچھ اپنی کاڑی کی

لاش کے راست پر کھا کر خود ممات بیکن گئی تھی۔ حمید پرچھ اپنی کاڑی کی

لاش کے راست پر کھا کر خود ممات بیکن گئی تھی۔ حمید پرچھ اپنی کاڑی کی

لاش کے راست پر کھا کر خود ممات بیکن گئی تھی۔ حمید پرچھ اپنی کاڑی کی

لاش کے راست پر کھا کر خود ممات بیکن گئی تھی۔ حمید پرچھ اپنی کاڑی کی

لاش کے راست پر کھا کر خود ممات بیکن گئی تھی۔ حمید پرچھ اپنی کاڑی کی

لاش کے راست پر کھا کر خود ممات بیکن گئی تھی۔ حمید پرچھ اپنی کاڑی کی

لاش کے راست پر کھا کر خود ممات بیکن گئی تھی۔ حمید پرچھ اپنی کاڑی کی

لاش کے راست پر کھا کر خود ممات بیکن گئی تھی۔ حمید پرچھ اپنی کاڑی کی

لاش کے راست پر کھا کر خود ممات بیکن گئی تھی۔ حمید پرچھ اپنی کاڑی کی

لاش کے راست پر کھا کر خود ممات بیکن گئی تھی۔ حمید پرچھ اپنی کاڑی کی

لاش کے راست پر کھا کر خود ممات بیکن گئی تھی۔ حمید پرچھ اپنی کاڑی کی

لاش کے راست پر کھا کر خود ممات بیکن گئی تھی۔ حمید پرچھ اپنی کاڑی کی

لاش کے راست پر کھا کر خود ممات بیکن گئی تھی۔ حمید پرچھ اپنی کاڑی کی

لاش کے راست پر کھا کر خود ممات بیکن گئی تھی۔ حمید پرچھ اپنی کاڑی کی

لاش کے راست پر کھا کر خود ممات بیکن گئی تھی۔ حمید پرچھ اپنی کاڑی کی

لاش کے راست پر کھا کر خود ممات بیکن گئی تھی۔ حمید پرچھ اپنی کاڑی کی

لاش کے راست پر کھا کر خود ممات بیکن گئی تھی۔ حمید پرچھ اپنی کاڑی کی

لاش کے راست پر کھا کر خود ممات بیکن گئی تھی۔ حمید پرچھ اپنی کاڑی کی

لاش کے راست پر کھا کر خود ممات بیکن گئی تھی۔ حمید پرچھ اپنی کاڑی کی

لاش کے راست پر کھا کر خود ممات بیکن گئی تھی۔ حمید پرچھ اپنی کاڑی کی

لاش کے راست پر کھا کر خود ممات بیکن گئی تھی۔ حمید پرچھ اپنی کاڑی کی

لاش کے راست پر کھا کر خود ممات بیکن گئی تھی۔ حمید پرچھ اپنی کاڑی کی

لاش کے راست پر کھا کر خود ممات بیکن گئی تھی۔ حمید پرچھ اپنی کاڑی کی

لاش کے راست پر کھا کر خود ممات بیکن گئی تھی۔ حمید پرچھ اپنی کاڑی کی

لاش کے راست پر کھا کر خود ممات بیکن گئی تھی۔ حمید پرچھ اپنی کاڑی کی

لاش کے راست پر کھا کر خود ممات بیکن گئی تھی۔ حمید پرچھ اپنی کاڑی کی

میں بدل لاتا ہارڈ اسٹوٹون۔۔۔ چیک کرو کہ سارا بائی بلڈنگ کے پندرہ سو روپیں فلیٹ میں کون رہتا ہے ؟ فلیٹ مفت ہو تو کوئی طرف اندر دھل ہوئے کی کوشش کرو۔۔۔ آدم سے تجھے کے اندر اندر پریش چاہیے ۔۔۔ پھر یہود کو سارے سماں خلاصہ نہ کرنا۔

”میں ڈانٹنگز روومس جارہا ہوں“ چیدھ سامنا بھرالا
”میر ڈاٹسٹنگز روومس جارہا ہوں“ چیدھ سامنا بھرالا
فوس کے کسی نہیں کو یہی آیا ہے۔۔۔ اُنکا نام میں پہنچ لاؤ
نے کھاتا طلب کیا۔۔۔ کھاتے اور کافی کے اختیام تک وہ مدت پوری ہو گئی، حفظیک فوس کے کسی مبکر کوئی حقیقی۔۔۔
چیدھ دہانی سے اُنھیں پھر اٹھا دیا گیا۔۔۔ وہ اس طرح گھوڑا
خانصیہ میں کی جو یہی بکالی ہو۔۔۔
”مکہن جی؟“ بالآخر دیلا۔

”اس فلیٹ میں بھی ایک لاش موجود ہے فرنڈن۔۔۔ کسی دلکشی کی لاش۔۔۔ ایس تم دہانی سے شاخت کر سکتے ہو۔۔۔“

”وہ فرش پر چوت پڑی تھی۔۔۔ باہم کنپی پا ایک پنچاہوا خٹا۔۔۔ آنکھیں گلیں ٹھوینی تھیں۔۔۔ غالباً موت کے سامنے ہی تھی۔۔۔ اور خوت کے اٹھا جھرے پر نہیں کوئی کوڑہ گئے تھے۔۔۔ فریدی نے سوالیں انداز میں عدید کی طرف دیکھا اور جیہے نے اپنے سرکوشیاں جھینکیں دی۔۔۔ اس کی بھی تصدیق ہو گئی کہ مفتون کا نام ایکین فریدی ہی تھا اور وہ کھلے تین سال سے اسی فلیٹ میں مقیم تھی۔۔۔ لاش کے تفصیلی معاشرت کے بعد فریدی چیدھ کو الگ سے گلی۔۔۔ اس کے لمحے کے بعد شہتوں کے ماہین فلیٹ کے دوسرے گزنس میں صرف وہ کار رکھتے۔۔۔

”تھیں تھیں بے کہی تھی؟“ فریدی نے چیدھ سے سوال کیا۔

”بھی تھی“ چیدھ پر اٹھا ہوئی آواز میں دیلا۔

”بڑی عجیب بات ہے؟“

”یہیں بھی اسی پر غور کر رہا ہوں“ چیدھ کا الجھم انگریز تھے غالی تھیں تھا۔۔۔

”فون پر بھی اسی کی آواز تھی؟“ فریدی نے پوچھا۔

”تجھے تھیں ہے کہ کچھ دیر پہنچے فون پر مجھ سے اسی نے کفتگو کی تھی؟“

”اور ملاقات قابلیاً پار بخت شام کو ہو گئی تھی؟“

”جی۔۔۔ چار یا سو چار بیج رہے ہوں گے؟“

”تین یا چھوڑی سرالات میں وقت ضائع نہ کر دے گیں اپنے فلیٹ میں تھا ری منٹل پر ہوں“

”سرال۔۔۔ بے کہ قم خود کی کیوں نہیں آجاتی؟“

”مکن کرایت کرو“

”قم سمجھتے کیوں نہیں؟“ کیوں خطرے میں ہوں؟“ دوسری

ٹرفتے آماز آئی اور سلا منتعل ہو گیا۔

حیدر اسی سو روک کو کچھ دیگر ٹھیک ہے میں تھا ری پھر اسکی تھا کر

فریدی دروازے میں پھر اٹھا دیا گیا۔۔۔ وہ اس طرح گھوڑا
خانصیہ میں جا سے گرتمجھ بوجے اس کے ساقو۔۔۔

”مکہن جی؟“ بالآخر دیلا۔

”بیچھے جا رکھی بھی کا ہمچوں اچھا نہیں تھا۔۔۔“

”کیا مطلب؟“

”ملکی کا دو تینگ کا دل“ فریدی کا تھیٹھا پر اپنے بولنا۔

”ست لوٹ۔۔۔ اپ دوسرے اٹڑو منت پر گئے تھے۔“

”اور تیر سے انٹرو منت پر ایکس چیخ نو پیدا ہیتھی کی تھی۔۔۔“

اس کاں کوچک کر کے بتایا جاتے کہ کیسے بہتر ہو رہی ہے؟“

حیدر نے طولِ رسانی اور کارہ دکھا کر فریدی کی طرف پڑھا دیا۔۔۔ اتنے میں فون کی گھنٹی چھر بنی۔۔۔ اس پار فریدی نے

رسیوور اٹھایا تھا۔

”سیلو۔۔۔ ہاں ہاں۔۔۔ نیں ہی ہوں۔۔۔ اور۔۔۔ اچھا تھی۔۔۔“ وہ رسیوور کو چیدھ کی طرف مڑا۔۔۔ اس کے ہمراوں پر اسہرا نیسی مکار استھنی تھی۔۔۔

”وہ کاں کی فلیٹ سے نہیں ہوئی تھی۔۔۔ اس نے بالآخر کہا۔

”چھ۔۔۔“

”تیر و نیز کے سلک ٹیکیوں پر تھے۔“

”مل۔۔۔ تکن۔۔۔ اس نے تو اپنا تھا کہ وہ خطرے میں ہے اور فلیٹ سے باہر نہیں نکل سکتی تھی۔۔۔“

فریدی کی کچھ نہ بول۔۔۔ وہ ورنگک کا رد نظر خانجھے کو کچھ سوچ رہا تھا۔۔۔ کچھ دیر بعد اس نے کہا۔۔۔ اور تیر و نیز کا تھوڑی اس ملاقی میں نہیں ہے جہاں سارا بائیں میٹنگ واقع ہے۔۔۔

”تباہیں کی جکڑ ہے؟“ چیدھ سامنا بھرالا۔

”ابھی معلوم نہ چاہتا ہے۔۔۔ بیچھے جا رہا۔۔۔“

فریدی نے فون پر کسی کے نہ بڑاں کیے اور باٹھ پیں

”لڑکی کی گاڑی کا بیڑا ہے؟“

”نہیں تھا۔۔۔“

”گاڑی کا میلک“

”نشے موڑل کی مردی نہ تھی“

”نہیں بے تھا ری منٹل کے خلک بھیں“

کبا اور چند لمحے خاموش رہ کر بیٹا۔۔۔ لڑکی کا طلب“

”پسے خوب مٹوت۔۔۔ پھر بھوت“

”سہیگ اپنی کردہ۔۔۔ فرید کا الجھ سخت تھا۔۔۔“

”وہ مار نہیں تھی۔۔۔ حیدر جی چھلگا لیا۔۔۔“

وزنگنگ کارڈ کے بارے میں بتانا تھا جو بھول گیا تھا۔۔۔

آنے پر بھی جھنگلاہست کی بیا پر پکل کر گی۔۔۔

فریدی اٹھ گئی۔۔۔ حیدر منٹل روم کیں بیٹھا رہا۔۔۔ وہ

روکی کا جھلکی تھا۔۔۔ میں وہ دیے حد خوب سوت تھی۔۔۔ اس کے علاوہ

اوڑ کیا تھا۔۔۔ با تھیلی سرایا تباہی نے میٹھا تو غزل بھر جائی۔۔۔ پہنچتے

بے کیلہ میں وہ بھتی اس نے بن گئی۔۔۔ بہر کا اس کا جھلکیاں کرنے کے

والا کو شخاری میں ٹیکا ہے۔۔۔ یعنی پوٹھتے کے کریک اپ اپ

میں رہی۔۔۔ سہا اور جھل میں غلط گھٹنے کی وہی سے میک اپ اپ

اٹر گئی ہو۔۔۔ لہذا اصل مٹوت پھیلے تھے کے لیے پھر سے پہلے

کا پلا ساری لیا گیا۔۔۔ تو پھر اس کی کارناٹاکا ہے؟ فریدی کو خواہ خواہ

تار من رہی۔۔۔ وہ سوچتا چھا ہو۔۔۔ بہر پر اسہرا ہے۔۔۔ دفعہ قلن کی گھنی بھی اور

اُس نے ماڑ بڑھا کر رسیر اٹھایا۔۔۔

”ہیلو“

”اکون صاحب ہیں؟“ دوسری طرف سے نہانی اور نہانی۔۔۔

”حیدر“

”ارے وہ بھوے بادشاہ۔۔۔ سچے بھوٹھوٹھا لایا۔۔۔“

ہو۔۔۔ کیا چڑاں گئے؟“

”اب کیا ہے؟ لاش وہاں سے اٹھوائی گئی۔۔۔“

”میں مطلب؟ کسی لاش؟“

”اس سے کام نہیں چلے گئے۔۔۔ عقلمندی کا تھا منشیات

پر اسہرا ہے میں اور سرزا روپیش ہو گیا تھا۔۔۔“

”چھا کس بیا دیر پڑھا تھا؟“

”کسی تفصیل کا علم نہیں۔۔۔“

”تو نہاڑا نام یا سین فریدول ہے؟“

”نہیں مشرکی چلے“

”کیا مطلب؟“

”خیرتی؟“ وہ اسے مٹھتا ہو گیا۔۔۔ کیا اس سے بھی دل اکٹا گی؟“

”بھی نہیں۔۔۔ شاید قمر میں بھی تھے سکون نہیں کے“

”تیر میں اور شرات الارض کے علاوہ اور کچھ نہیں ہوتا۔۔۔“

”پھر جھل گئے آپ؟“

”نہیں واقعی۔۔۔ میں ہیں بھاگاں سکت۔۔۔ مقدرات کی زیر

جیہے ہر طور اسی طبقے میں بھیج لائے گی۔۔۔“

”کیا ہمارا بھائی لاش کے انک کہہ دیا گی؟“

”جھنگ میں جائے گرتمجھ بوجے اس کے ساقو۔۔۔“

آج اُنہلی بات کی طرف۔۔۔“

”لڑکی بھی تھی۔۔۔ حیدر شندی ماسنی اور پہنچی کہہانی دہرا دی۔۔۔“

”تم سے حادثہ سرزد ہوئی۔۔۔ فریدی خلک بھیجے میں

لڑکی۔۔۔“ تھیں سب سے پہلے بھی خلک کرنا چاہیے تھا۔۔۔“

”لکھیں بارے پاں تو نہیں تھا۔۔۔“

”اس کے کوئی فرق تھیں پڑتا۔۔۔ میں دیکھ رہا ہوں کہ تمہارے

میں نہیں کھا۔۔۔“

”پہلے کمکیا اسالنیں جھوک کر سے پہراست کسی بھی

معاملے میں بھری سائیڈ والوں سے رابطہ قائم کیا ہوا اور پھر اسی

مٹورت میں جب کوہا لاش اتفاق اٹھ دیا۔۔۔ میں دیکھ رہا ہوں کہ تمہارے

”میں نے اسے آئیں تھے کار رکھ دیا۔۔۔“

”سیرے یہے اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔۔۔ سرفراز

کے بارے میں تم کیا بیانتے ہو؟“

”کیکتے دار کا میٹھا۔۔۔ ایک بھتہ قبل کیٹے دار اپر

پولسی کا چھپا پڑا تھا جہاں سے اور مقدماریں منشیات

پر اسہرا ہے میں اور سرزا روپیش ہو گیا تھا۔۔۔“

”چھا کس بیا دیر پڑھا تھا؟“

”کسی تامحلی عورت نہیں ایس۔۔۔ پی ایسٹ ڈویشن کو

ذون پر اپلاع دی تھی کیسے دار میں منشیات کی ایک بڑی

کھیب اٹھا رہی تھی؟“

”اوہ۔۔۔“

"قاروق" "وہ کم ادکم تیزیا پر بکھار کر یا سعی کر کس نے قتل کرایا تھا؟"
"سال تو رہے کہ کشت و حمل کی سعی اپنے بھرا۔" "ہرگز
بے منشیات کا اہل تاریخی شخصیت کو چھانپا جاتا ہے۔"
"اس ایسچ پرست قیاس ہی بجا سمجھا ہے۔ فربی ہے۔
"غیر۔ براکا پچھے یحییٰ اٹھا ہوا بولتا۔ "تو خپھیجے اجاتے ہے
"کیں مطلب؟"
"لکھ جاتیں اس لئے کی تلاش ہیں۔"

تمہارے لیے فی الحال ہی مناسب ہے۔" فرمی تھے
چینی چھوڑتے لیے کہا۔
لیکن یحییٰ اس سے کوئی اثر لیے بغیر قاعده اسلام میں گھرے
لکھ کر اہم گاہوں کے بجا سے مرد سائیں نکالتی اور منشوں میں
وہ اپنگ فٹ کر کیے تھے جن کے دیوار سے درخت ناک کی
نک اپنگ اپنگ مانچی تک اکٹھا ہوتا ہے لیکن یہ نہیں ہے۔ اس طرح ہل
جان چینی کو انت نظر آئتے تھے میں نے اسے درست جانکر میں اس طرح
پرستی کی تاریخی چھاپ لائی ہے لیکن یہ نہیں تھا۔
وہیں سے چباں ہیں نے اپنے جنم پر کچھ ملائی۔ ایک
پوری سمتی کی چھاپ لائی ہے لیکن یہ نہیں تھا۔
اس کی ملکیوں کے نشانات میں کریے گئے ہیں۔
کہاں سے؟ یحییٰ کچھ پڑا۔
"اوہ۔ تو اس کا مطلب جما کر یا یعنی کافی قدر
بی تھا۔" یحییٰ کیا۔

یہ فرمی ہے۔ "ایک مانست نے پرنسپن ہرگز بولتا۔
اس کے علاوہ اور کچھ نہیں کہا جاسکتا۔"
"نگات مقد۔ جسمات کوئی تیازی ضرورت نہیں۔"
مگر انہوں نے کہا۔ صرف آشنا ہے مگر ہر کسہ گھونکا ہے۔
میں جناب کا نام ہے۔ مانست جلدی سے بلا اور یحییٰ
مرستہ کیا۔ لیکن کی تلاش میں نکل کر چکا۔
کن کو پڑیں میں نہ سوچ کر مرستہ یہ کہا۔ اسی دکھانی دیں اور
ایک بہت بڑی عمرت جس کا نام سیز خون ہے اسیں تو پوری
پانچ درجے منصہ میں کہا۔ اور ان کی نگت جگہ پیدا
"پانچ سفہ گا یا۔" وہ آئستے رہ رہا۔ "میں
ابنی میں سے کوئی نہیں ہے۔"

"تو بچ کرنا چاہیے؟" وہ سوچ ہی رہا تک کسی سیوں تھوڑے
ہیوں کے چاہک سے ایک اسکرپٹر آمد ہے۔ جس پر نہرے باول
وہ ایک پیے حدا سارہت اور کی سوارتی۔ تب پھر اہنگ سے
کیوں نہ خیال آتا کہ افسوسی چھانپا جاتا ہے۔ کیا اسی عمرت پر تھوڑے

چلانی کی تھی۔ یحییٰ فاروقی سے کافی پیشہ رہا۔ وہ تو اسی لڑکی
سے میں سچے چارا خاص تھے جسے اتوں کے انداز میں
یا تم کی شناسی میں تھا۔ آخر کوں تھی؟ اور کچھ تھی تھی؟
کہ سوال ہے پسیا پھر تھا ہے کہ فاروق کو زندہ دیتے والا
زہرا پسی ہے گھر کچھ کہوتا کہ اتنا ہے۔ غور کا لامان
کی راہ نہیں ہے۔ وہ چھپے یحییٰ کہوتا کہ اتنا کیا جاتا ہے۔ کہیں اور
وہ چھپے چاپ چلی گئی۔
"وہ۔ لیکن یحییٰ یحییٰ کی مدد کیا۔"

خدا تم پر حکم کرے۔" "کبی دے گا کی میں دن یحییٰ نے مٹنی ساں لی۔
"اس کی ملکیوں کے نشانات میں کریے گئے ہیں۔
کہاں سے؟
"وہیں سے چباں ہیں نے اپنے جنم پر کچھ ملائی۔ ایک
پوری سمتی کی چھاپ لائی ہے لیکن یہ نہیں تھا۔
"اوہ۔ تو اس کا مطلب جما کر یا یعنی کافی قدر
بی تھا۔" یحییٰ کیا۔

یقلا بریتی معلوم ہتا ہے۔ کسی کوش مشک کے دربار
میں تجھ کوٹ، سے اس طرح الگ ہڈا کر پڑا۔ اچھت گیا۔ اور
چھوڑتی دی دی کی کوشش کے لیے ایک کرے اے ایک ایسا
پستول بھی آمد رہا کی جس کی نال پر سائیلفر فٹ سا اور مگرین
میں ایک کارتوس بھی کم تھا۔

مُقْسَط طبلی بہتر چاہا ہے۔ یحییٰ کی مدد کیا۔

پھر اسی تین بچے کا وہ دونوں الگ الگ معمود
رہے تھے۔ تین بچے کے قریب یحییٰ وی پکر کر دے۔

"اعقول کی جدت سے نکل کر کام کے آدمیوں
کیا مطلب؟"

تیر صوبی تیقینوں پر تھے کہ آس پاس اسے تلاش کرنے
و رش کرو۔ فتحی لیکن ہے کہ وہ اندھی میں صلات نہیں رکھتی
ب تم اسے صرف آواری سے بچان سکو گے۔

لیکن اس کا مطلب یہ بچا کوئی کیون فرن پر تھے کہ قریب کرنا
کر رہ آئی تھی اور کچھ توکی بھی دارا
تھے تو اس کی آذان پہنچنے کی کوشش کروں۔

"جو طریق پر اسے دیکھنے کے لیے اسے دو گھنے بعد واقع
ہوں گے۔" اس نے کہا۔

تو فاروق ہی یا یعنی کافی تھا۔

"اس کے سرے سر آمد ہے۔ والی گولی ایک پڑوں سے
لچائی گئی تھی۔ قیچی اسے دیکھنے کے لیے اسی میں
جن گوئی نے سفر اس کا خاتمہ کیا اور اسے ریلوے چار پارچے کے روپ میں
پہنچا۔" یا یعنی ماری گئی تھی۔

"ویسے ایک بات کہہ میں نہیں آتی۔"
"کیسی؟"

"آخر ممالک میں اپنے بھی اکبر کرتے ہیں؟"

"واقعی بھی جیسی حرمت ہے۔ تم اسی بے ترجیح تھے
نہ کہ اتوار کا دن اپنی سرفی سے گزار سکو۔"

"آدمی کو یہی اگر سرخانے میں رکھا جائے تو میں کم از کم
پندرہ دن کے لیے صورت پاڑت ہو جاتا۔"

"چھک مارتے رہو۔ یہ فرق پڑتا ہے؟"

"اُس کی آذان سے ذکر پر نہیں ہو کرہ گئی ہے۔"

"جسیج پڑی دلکش اور اسے یہ فرمی ہوا۔"

اپ ان کی گاڑی شہر کے ایک بیچرہ بورڈ میں باڑو
کے سامنے رہی۔ بورڈ کی منتظر ایک سفری میں عورت تھا۔

"یعنی فاروق سے ملتا ہے۔" یحییٰ نے اس کے کہا۔

"مکون فاروق؟"

"میں پول میں سید و میر ہیں۔"

"جیل مار ڈینے بنز فریٹن؟"

"اکب دا خل کرایا ہے؟"

"آج صح۔ اسے خون کی تھے جوئی تھی۔"

اپ وہ سول اپستال کی نافت چاہے تھے لیکن فاروق
سے پچھلے پچھلے کرنے کی حرمت دل ہیں، رو گئی۔ وہ بھی دم تو چکھا۔

"اس نے خود کی تھی یا کسی نے اسے زبردیا ہے؟"

"تم کھواری ہیں پر گی ہو۔" یحییٰ نے منتظر کہا۔

"کیوں جناب؟" وہ تکھے لیجھے ہیں بولی۔

"فاروق مر گیا ہے۔ موت کی وجہ سے فرخان جانان گئی ہے۔"

منتظر نے سینے پر کار بیانیا اور اپنی عافیت کی دعا میں
پہنچے گئی۔ پھر کلکھا تھی ہجری آواز میں بولی۔ "رات اس نے بیان
ہیں گواری تھی۔ قیچی اسے دارا وقت میں موجود تھے۔"

بیان کے لیے دارا کے لیے کتابی لیٹا چاہتے ہیں۔

"غیر۔" ہم اس کے کہے کی تلاشی لیٹا چاہتے ہیں۔

"اپ کون ہیں جناب؟"

نئی کاروں کے بجائے سفید گاڑی تو ٹولنے میں جایتی۔ ٹولنے کا
چل کر تو اس کا رخ تار جام کی طرف تھا۔ اب ہر یہی چیز جس کہ
ہری تھی کہ اس کاڑی میں صورت پکھنے کچھ ہے، الہذا وقت کیوں
مناخ پر جائے۔ گاڑی کو اور دنیبُ آر کے میں نے اے
و کچھ پر غیر کیا۔ اور بھی جانچ مہربانیا ہے؟

”آپ سے جانکرنا ہو گا؟“
”اس کاڑی کی ڈکی میں منشیات کے پڑے ہیڑے
پیش مور جو دیتے؟“

”میں یہ حمید یہ خلا کر سیدھا ہو یعنی۔
”الہذا بہتر اہل بات کیا ہے؟“ فرمہ ہی اس کی
آنکھوں میں دیکھتا ہوا مسکرا یا۔
”تکسی بات؟“

”ہوں“ فرمیدی تھوڑی درست بک پر سوچتا رہا پھر
”اس نے فون کا رسائیں اٹھا کر باڑھنے میں کہا اے پہاڑا“
اگر یہ بہارت رقص انوی کے لیے تھی تو حمید کا دم نہ کل
کر رہا گیا کہ اس نے تو کچھ گل اس کی شکل پر بینیں دیکھی تھی۔
تین پر اور مت بعد فرمیدی کا ایک ما تھت اس عورت سمیت
اضھ میں داخل ہجتا۔ خوش شکل اور متناسب چہروں تھی۔
”یقیناً جاؤ“ فرمیدی نے ایک گز کی کوڑتھ کر
کے کہا۔

اس نے چھپاپ تعیل کی لیکن اس کا سر چھکا ہوا تھا
کی سے آنکھوں نیز بلار پر تھی۔
”بیٹھنے کو تمہارے پاس نئے موڑل کی سفید سرستہ تھی“
دفتر فرمیدی نے سوال کیا۔

”جی میں یہ پکپاٹ ہجرت آواز میں جواب ملا“ یہی
ٹولنے تھی۔
”صوت ہی دو گاریاں تھیں اس کا استعمال میں رہتی ہیں۔“

”بھی ہاں“
فرمیدی نے حمید کی طرف دیکھا، جو اپنی ہاتھ کی پیس سہلا
رہا تھا۔ جھیل کے کنارے پے وقوف نہیں دالی تو فوجی ہرگز
نہیں ہو سکتی۔ اس کے یاں سیاہ اور گلوکرنگی لے تھے لیکن
قداس رہا کے براہینیں تھا۔ تو پھر وہ ہی زبان لڑا کی وہ
بدرستوں کی پیس سہلا سہلا کار اس کے پارے میں سوچتا رہا۔ اب
وہ فرمیدی اور نومی کی گفتگو کی طرف متوجہ نہیں تھا۔

”ان درتوں گاڑیوں کا ماک کون ہے؟“

”نوبی حواسِ میں لے لی گئی ہے لیکن اس کی
انگلیوں کے خلافات ان سے نہیں ملتے جو حصہ کے کنارے
والا ایک چنان پر لے تھے“ اس نے غلافِ توقع فرم
لیتے ہیں کہا۔

”سوال تو یہ ہے کہ اپنے اے سے...“ حمید کہتے کہتے
وہ گیا۔ بیانِ ذریں رسول کے مسلمان کی بیٹھیں نہیں اپنی
چاہتا تھا۔

”چلوا“ فرمیدی نے اس کے شانتے پر باڑھ کر کہا۔
اور بھروسہ اپنے آپ میں آتے تھے۔

”میں نے حرفِ نگران کے لیے کہا تھا۔“ حمید بڑا
ہمچل آواز میں بولا۔

”آج کس بنا پر؟“ فرمیدی نے اس کی انکھیں دیکھتے
ہوئے سوال کیا۔

”محض معلوم ہو رہا تھا کہ وہ میک اپ میں قائمِ دسترس
رکھتی ہے اور اچھے دن ایک فوج کے ساتھ سے کے تریب سفید
مرینے نیز دیکھی گئی تھی جسے وہ خوفی ہے اور ایکور ہی تھی اور
سفید بسا میں تھی۔“

”معلومات کس طرح ماحصل کی تھیں؟“
”خود فرمیدی پر لپڑتے پیش کر گوئی گا“ حمید بتا کر لے دے
فرمیدی سے لڑا کا ذکر نہیں کرنا چاہتا تھا۔

”میری تھیں۔ لیکن فوجی کی میں کہا تھا میں دیکھی جائیں
ہے۔ سختے کو اس کے پاس نہیں ملی کی سفید سرستہ تھی۔“

”ایک جم ختم کیا تھا کیا بات کی ہے۔ لیکن اس کی آواز میں
خون والی آواز سے ملائم نہیں رکھتی۔“

”میک اپ کے ساتھ تھے تو ادا نہیں بدل سکتی ہوں۔“
”نہیں۔ وہ آوازی نے کمالیتی کی صلاحیت خوبی رکھتی۔ اتنا
انداز ہے کہ کرسکوں تو اچھے جیفاتِ خاک کا لامبری شتاب ہجھتے“

”سوال تو یہ ہے کہ اپنے کس نیا پروپریتی میں
یقین جاؤ۔ تم نے جھرا کی میاں ملائے۔“
”حیدر طلبی سائز کے کام اس کی تھی پر خوبی موجود۔
”فوجی کو خود میں نہیں تھا۔ تو پھر وہ ہی زبان لڑا کی وہ
نکلی تھی۔ اس وقت تھے رنگ کی کاڑی میں تھی۔ وہ کالائی میں تھے
ایرو رسمیا کے ساتھ وہی پارکنگ پلاشی میں پاک کی تھی اور
ڈکٹ بلنگ میں چل گئی۔ وک منشیت بعدہ ہاں سے برآمد ہوئی تو“

تھی۔ حمید اسے کلکھیوں سے دیکھتے ہیا رہا تھا۔ ”لڑی ہو
بات تھی۔ لڑکی کے چہرے پر دیسی دیرانی یا داشت نہیں پا
دالا ایک چنان پر لے تھے“ اس نے غلافِ توقع فرم
لیتے ہیں کہا۔

”سوال تو یہ ہے کہ اپنے اے سے...“ حمید کہتے کہتے
وہ گھوٹ کا ملک اور اس کے مسلمان کی بیٹھیں نہیں اپنی
شہر پر سنتے سفیرتے رات کے آنکھ بخ گئے۔ اور کچھ بی
ہمہوں نے لات کا مکان کیا اور لگا رہے بچے تک بال رکھ دیا
و تلقے و تلقے رقص میں جھوٹتی تھے رہے۔ لڑکی بہت
سلیقے سے رقص بھی رکھتی تھی۔ سواں کی رہی تھے باپی کی
شبہی۔ لڑکی نے کافی غذ کے تکڑے پر لکھا۔

”آج کی شام سببِ دل رنگ یاد رہے گے۔ اور
بھی مزوری نہیں ہے کہ پھر کچھ بھاری طاقت ہو گئے۔“

”کیوں؟ جملاطاٹ میں کیا دشواری ہو گئی تھی؟“
وہ بھرگی کی عمارت میں آیا اور فون بوقت میں داخل ہو
کر مگر کیزی میں رکھ دیتے۔

”اتفاقِ فرمیدی تھی پر موجود تھا۔“
”ٹیلیکرافٹ آپنی کیفیت پر ایک رقص انسی رہتا ہے
حیدر اونچ پیس میں ہے۔ اس نے مگرالا کرائے۔“

”تم کہاں ہو؟“
”جہاں بھی ہوں زیادہ خوش نہیں ہوں۔ فون کی تکانی کر لے۔“

”بستا پورن کلب میں رقص کر رہے ہیں۔“
”میں بات کا ذکر نہیں ہے اس پر“ دوسرا ملات سے پوچھا گیا۔

”مشایکل دیکھتی۔ میری معلومات کے سطابیز کیک پا
بھی رکھتی ہے۔“

”تم اس وقت کہاں ہو؟“
”نیچے بولل میں۔“

”اگر کوئی ہے مبارے ساتھ؟“
”کوئی بھی نہیں۔“

”دوسری ملات سے یہ بچے لئے سلسلہ مقطوع کر دیا گی
کروڑ ایک بکاری کرتے کر تصنیع بھول لیے جائیگا۔“ حمید
کو لڑکی سے معلوم ہو جاتا تھا کہ ذمیت کے اس فلانڈن سے
تفہمات ہیں اس لیے اس لڑکی کا کرنا مناسب نہیں کیا
تھا۔ یہ زبان ہوئے کے باوجود جو وہ دلکش اور دلپیش
تھی اور وہ اس کے ساتھ مزید بچھشاں گزارنا چاہتا تھا۔ کچھ
یہ نظر سے ہے کہ زندگی کی امتیازات اپنی عافیت خطرے میں نظر آئے۔
خدا اور لڑکی سیست کی پشت کاہ سے نیک لگائے اور نگوہ ہی

”کتنے افراد کا گنہ ہے؟“
”سب مل کر تین عدد۔ دادا جان کہیں اور رہتے ہیں
جیسے ہر یہ کہتے ہے کہ تم نہیں جانتے۔ کریں فرمیدی تو میرے ایک
چچکے گھرے دوستوں میں سے ہیں۔ کیا باسیں تھے ہیرن میں
اپنے میں۔“

”جیسے علم نہیں۔“ حمید بول۔
”تفصیل کرنے سے معلوم کر لینا۔ کہاں تک بکھو
کا تھوڑا کھل گیا۔ اب تم میں پر۔“

”کافی آن اور وہ پھر دیکھ کشکل رہتا ہے۔“
”پھر حمید اونچتا ہوا بیلا۔“ نیک ایسی آیا۔ ذرا میکھ مزوری
کاں کرنے ہے۔

”لڑکی سے سرکی بیٹھیں سے گویا ہے اجازت دی تھی۔
کوئی کے بینر ڈالنے کے۔“

”اتفاقِ فرمیدی تھی پر موجود تھا۔“
”ٹیلیکرافٹ آپنی کیفیت پر ایک رقص انسی رہتا ہے
حیدر اونچ پیس میں ہے۔ اس نے مگرالا کرائے۔“

”تم کہاں ہو؟“
”جہاں بھی ہوں زیادہ خوش نہیں ہوں۔ فون کی تکانی کر لے۔“

”میں بات کا ذکر نہیں ہے اس پر“ دوسرا ملات سے پوچھا گیا۔
”مشایکل دیکھتی۔ میری معلومات کے سطابیز کیک پا
بھی رکھتی ہے۔“

”تم اس وقت کہاں ہو؟“
”نیچے بولل میں۔“

”اگر کوئی ہے مبارے ساتھ؟“
”کوئی بھی نہیں۔“

”دوسری ملات سے یہ بچے لئے سلسلہ مقطوع کر دیا گی
کروڑ ایک بکاری کرتے کر تصنیع بھول لیے جائیگا۔“ حمید
کو لڑکی سے معلوم ہو جاتا تھا کہ ذمیت کے اس فلانڈن سے
تفہمات ہیں اس لیے اس لڑکی کا کرنا مناسب نہیں کیا
تھا۔ یہ زبان ہوئے کے باوجود جو وہ دلکش اور دلپیش
تھی اور وہ اس کے ساتھ مزید بچھشاں گزارنا چاہتا تھا۔ کچھ
یہ نظر سے ہے کہ زندگی کی امتیازات اپنی عافیت خطرے میں نظر آئے۔
خدا اور لڑکی سیست کی پشت کاہ سے نیک لگائے اور نگوہ ہی

”کتنے افراد کا گنہ ہے؟“
”سب مل کر تین عدد۔ دادا جان کہیں اور رہتے ہیں
جیسے ہر یہ کہتے ہے کہ تم نہیں جانتے۔ کریں فرمیدی تو میرے ایک
چچکے گھرے دوستوں میں سے ہیں۔ کیا باسیں تھے ہیرن میں
اپنے میں۔“

”جیسے علم نہیں۔“ حمید بول۔
”تفصیل کرنے سے معلوم کر لینا۔ کہاں تک بکھو
کا تھوڑا کھل گیا۔ اب تم میں پر۔“

”کافی آن اور وہ پھر دیکھ کشکل رہتا ہے۔“

"میں صرف شیخاڑی کے ناک کو جانتے ہوں لیکن وہ
محبکا ہے۔"
مکون؟"

"سچے دارا کا میر سرفراز۔ اُسی نے مجھے اس کام پر
ٹکایا تھا۔ اب کوئی بات چھپاتے سے کیا فائدہ؟"

سرفراز کے نام پر حیدر خان کا اعلان کی طرف متوجہ ہے
گیا تو کبھی بھی تیساں سین فریڈ ویل میری دست بھی۔ اسی نے

سرفراز سے طوایا تھا۔ دوسری بھی ختم ہو گئے۔ ان کی اموات نے
جھے خوفزدہ کر دیا تھا۔ اچھا ہماریں پیسے ہی کے باقاعدی ورنہ

"منشیات کم تک میسے سچی تھیں؟ فریدی نے سوال کیا۔
منشیات ڈٹا بلڈنگ کے قریب پہنچی تھیں۔ میں

کاشی پاک کے ڈٹا بلڈنگ کے ایک لوٹھے میں ہائی ہوڈ
چباں جمعے منشیات والی کاشتی کی تھی رکھی ہوئی تھی۔ میں

اسے انتقال والی کاشتی کی بھی دیاں کام کا وقت
کچنی مخالفتی ہوں اور اپنی کاشتی وہیں چھوڑ کر منشیات والی کاشتی کی
لئے نظر ہوئے۔ تاریخ میں ایک روک سلا ہے اور

سری کا اڑی کی ڈال ہو جاتا ہے۔ میں اس کا ہمیشہ جو بھلے
میں یہیں آتی ہوں۔ کلیس میں چھوٹ سری کی ڈال گیا تھا جیسے شب
سے تین بچے بھی نہ ہوتے ہیں۔ اس نے مجھے کہوں پر ایسی ہے۔ میں

"سچے تم نے یہ کہوں کہا تھا۔ وہ بیٹھا ہو گیا۔
اسی کے پارے میں کہے کہوں کہا تھا کسی نے تھیں پھنسنے

کی کوشش کی ہے؟"
ظاظا ہر بے کہا کسی شکایت کے لئے تو اس قسم کے
قدامات تھیں کہتے؟

"مہماں اس سے انکار ہے کہ ڈاک نمبر 318-
مہماں کیلیت ہے؟"
میں کوئی ایک میثاث ہمرا ہے؟" اس نے

لیٹھلا کر پوچھا۔
"سری سے سوال کا جواب دو۔"
"مجھ۔ مجھ۔ ڈاک۔ وہ میرا ڈاک ہے۔ لیکن ہمگا کیا؟"
"اسے اس وقت کہاں ہوتا چاہیے تھا؟"
"میں اسکے لیے گیارہ تھیں جسے دوڑ پہنچا
ہی تھیں مرتضیٰ میں ہے؟"
"ہتھ پھر تم نے کہوں پوچھا تھا کہ کیا اس سے کوئی

اسکی میثاث ہو گئے؟ وہ بھائی کی سنبھال کے ساتھ اسے اچھے
کسی ذی عرمت آدمی کے ہاتھ میں اچکا بھکڑا یاں پڑھا
ہیں تو وہ اسی طرح نہیں ہو جاتا ہے؟
فریدی کے سفر کا سیریز اسکا باذخہ پیسی ہیں کہا۔
"ڈاک ڈاٹش روک لاؤ؟"
حیدر خان سے محسوں کیا کہ وہ غصہ کی طرح کاچھہ نہ رکھ گیا۔
منہیں کی۔

"تو یہی آپ نے اس ڈاک کو نظر انداز کر دیا جس پر تو یہی کاشتی
کاشتی سے منشیات منتقل ہوتی تھیں؟ "حیدر خان سوال پور
امحایا اور ماکو تھمپیں میں بولوا۔ "ڈاک کو لاؤ۔"

رسیور کو حیدر کی طرف دیکھنے لگا۔
تو یہی آپ نے اس ڈاک کو نظر انداز کر دیا جس پر تو یہی کاشتی

کاشتی سے منشیات منتقل ہوتی تھیں؟ "حیدر خان سوال پور
ہم تھیں۔ وہ بھی کیا ڈالیا اور وہ جس تک پہنچتا تھا وہ آدمی
بھی اس وقت حرست میں ہے؟"
"یہ اسی آخری آدمی ہے؟"
"وکھکی کیا ہوتا ہے؟ اس سے ابھی تک میں نے بچھوپ

اس صد تک بڑھی ہو رکا ایک گردہ دوسرے سے گردہ کو پیس کی نظر
تھیں تھا۔ کی کوئی کشش کرتے تھا بھر۔"
"ہم! اتو آپ یہ کہنا چاہتے ہیں کہ اس لڑکی کا علقہ
اُسی گردہ سے ہے ہو سکتا ہے جو اس سلسلے میں پیس کی وجہان
کر رہا ہے؟"
"میں اس کے علاوہ اور کچھ نہیں سمجھ سکتا۔"
حیدر خور ڈر دیکھ کاموٹی رہا پھر بھر انہیں اُنہیں پلا۔
"وہ ایک بے زبان رُلک تھی۔"
"خوب! فریدی مکاریا۔

"لیکن کیسی کامیابی کی ہے جسکے پس نہیں کہنا چاہا
لیکن چھر خاموش ہو گی۔ ڈر تھر ملایا گی۔ گھنی اور بے مرمت
دار اسی موچھوں میں اس کا چھر و پیچھا خوار کر رہا تھا۔ اس
کے باقاعدوں میں بھی سچکار یاں پڑی ہوئی تھیں۔
"غم۔ میں نہیں۔ جانتا کون ہے؟ ڈر لے سکتا یا۔
"میں سمجھا شاید اپنے نیرے میرے ڈاک ڈاٹش کو بلایا ہے؟"
"بھجے صرف ہے ڈر لے کر اسے جانے کے لئے ڈر لے کر اسے
نہیں پہچانتے۔ کیسے ڈر لے کر اسے جانے کے لئے ڈر لے کر اسے
وہ نیکی نہیں پہنچتا یا ڈر لے کر اسے جانے کے لئے ڈر لے کر اسے
فریدی نے اپنے ماخت کے کہا۔ "اس کی مصنوعی
دار اسی اور سچھیں چھر سے سے الگ کر دو۔"
فرور اُنیں کی اور ڈر لے کر میرے تلاaram کا شائزہ سا
چھر و ظاہر ہو گیا۔ اب وہ صورت سے خاصا سیدھا سادہ
آدمی لگ رہا تھا۔ ڈر لے کا میں بذرکے لڑکی کی پشت کاہ
سے ہمگی گیا۔ اس کا سرنسہ کسی نوکار کی دھوکنی کی طرح بچھل پکک
راہ تھا۔
"تم دونوں سے صحیح نہیں گھا۔" فریدی نے خشن
لیکھن کہا اور ماختوں کو اشارہ کیا کہ وہ نہیں سے جائیں پھر
حیدر خان طرف سفر کر لے کر اسکا بھاری ہوئی تھا۔
"میں نہیں گھا۔" حیدر خان تھا۔
"مہماں کے ساتھ اس کا ملکیت ہے؟"
"آپ ہی فرمائیں۔" فریدی نے کہا اور اس کو اپنے کافی سے
نکلن گیا۔
حیدر خان اس کو مجذب دی اور حبیب سے پاٹ نکال
کہ اس میں بتا کوئی تھنگی نہیں۔ تو یہی وہ ابھی اس کے علاوہ اور
غائب کر دی تھی۔ تو کیا وہ بے زبان لڑکی کی سچی جگہ سے اُنہیں
گئی تھی۔ بے زبانی کا دھوکہ ایسی تھی کہ رچا ہر قاتھ اپنی آواز
نہیں سنتا پاٹتی تھی۔ لیکن زبان تھی کہ یہ بھائی اس کے
منہیں میں۔
"اوہ نہ۔ دیکھا ہے کہا۔" وہ پاٹ سلسلے کے بغیر اٹھتا
ہوا ہو رہا تھا۔
وہ پیس کے ذہن میں سچھ ہیوں کی لیے وہ عدد
جمان لڑکیاں سی ہوئی تھیں۔ اس نے تینی کریتی کو خود بھی اس
راز سے پرداہ ہٹا نے لگا۔ وہ کون جلی اور اس عمرت سے اس کا
کیا تھتھ تھا؟ دوسرویں صبح جلد ہی میڈل ہوٹن پر کیکھی کا
دن نہیں تھا۔ فریدی سے تاثر نہیں کی میز پر ملقات نہ ہوں گے
ملازوریں 97

"تو یہی میوڈن ٹیکنیکی آدمی ہے جسکے پس نہیں کہنا چاہا
فریدی نے سکراشیتی جنہیں دی اور پھر تکلف انداز
میں سکارا کاوش کر دیتے تھے۔

کچھ دریے مطلوب آدمی وہ بولا گیا۔ اس کے باقاعدوں
میں سچھکار یاں تھیں۔ ایجڑا خور کا ایک قاتا اور آدمی تھا۔
کے بال نام سے تھے اور اسکیں چھوپ چھوپ ہیں۔ لیاس سے
ذی چیخت معدوم ہوتا تھا۔

"یہ علم بے کریں صاحب؟" وہ آپ نے داخل ہوتے
ہی بول پڑا تھا۔ اپنے نہیں کس نے مجھے سپرساٹ کی کوشش کی ہے؟
"میٹھی جاڑی؟" فریدی نے لڑکی کی طرف اشارہ کر کے
خحف لیجھیے کہا۔ میٹھی بات کا کہا۔ وہ نہیں مجھے اچھے
"میٹھی کچھ نہیں ہوتا۔" وہ بیٹھا ہو گیا۔
"کیا نہیں ہوتے؟"
"اسی کے پارے میں کہے کہوں کہا تھا۔" وہ بیٹھا ہو گیا۔

"میٹھی کے سچی تھیں؟" فریدی نے سوال کیا۔
"میٹھی پاک کر کے ڈٹا بلڈنگ کے ایک لوٹھے میں ہائی ہوڈ
چباں جمعے منشیات والی کاشتی کی تھی رکھی ہوئی تھی۔ میں
اسے انتقال والی کاشتی کی بھی دیاں کام کا وقت
کچنی مخالفتی ہوں اور اپنی کاشتی وہیں چھوڑ کر منشیات والی کاشتی کی
لئے نظر ہوئے۔ تاریخ میں ایک روک سلا ہے اور
سری کا اڑی کی ڈال ہو جاتا ہے۔ میں اس کا ہمیشہ جو بھلے
میں یہیں آتی ہوں۔ کلیس میں چھوٹ سری کی ڈال گیا تھا جیسے شب
سے تین بچے بھی نہ ہوتے ہیں۔ اس نے مجھے کہوں پر ایسی ہے۔ میں

"سچے تم نے یہ کہوں کہا تھا۔ وہ بیٹھا ہو گیا۔
اسی کے پارے میں کہے کہوں کہا تھا کسی نے تھیں پھنسنے
کی کوشش کی ہے؟"
ظاظا ہر بے کہا کسی شکایت کے لئے تو اس قسم کے
قدامات تھیں کہتے؟

"میٹھی اس سے انکار ہے کہ ڈاک نمبر 318-
مہماں کیلیت ہے؟"
میں کوئی ایک میثاث ہمرا ہے؟" اس نے

لیٹھلا کر پوچھا۔
"سری سے سوال کا جواب دو۔"
"مجھ۔ مجھ۔ ڈاک۔ وہ میرا ڈاک ہے۔ لیکن ہمگا کیا؟"
"اسے اس وقت کہاں ہوتا چاہیے تھا؟"
"میں اسکے لیے گیارہ تھیں جسے دوڑ پہنچا
ہی تھیں مرتضیٰ میں ہے؟"
"ہتھ پھر تم نے کہوں پوچھا تھا کہ کیا اس سے کوئی

اسکی میثاث ہو گئے؟ وہ بھائی کی سنبھال کے ساتھ اسے اچھے
کسی ذی عرمت آدمی کے ہاتھ میں اچکا بھکڑا یاں پڑھا
ہیں تو وہ اسی طرح نہیں ہو جاتا ہے؟
فریدی کے سفر کا سیریز اسکا باذخہ پیسی ہیں کہا۔
"ڈاک ڈاٹش روک لاؤ؟"
حیدر خان سے محسوں کیا کہ وہ غصہ کی طرح کاچھہ نہ رکھ گیا۔
منہیں کی۔

"تو یہی آپ نے اس ڈاک کو نظر انداز کر دیا جس پر تو یہی کاشتی

کاشتی سے منشیات منتقل ہوتی تھیں؟ "حیدر خان سوال پور
ہم تھیں۔ وہ بھی کیا ڈالیا اور وہ جس تک پہنچتا تھا وہ آدمی
بھی اس وقت حرست میں ہے؟"
"یہ اسی آخری آدمی ہے؟"
"وکھکی کیا ہوتا ہے؟ اس سے ابھی تک میں نے بچھوپ

اس صد تک بڑھی ہو رکا ایک گردہ دوسرے سے گردہ کو پیس کی نظر
تھیں تھا۔ کی کوئی کشش کرتے تھا بھر۔"
"ہم! اتو آپ یہ کہنا چاہتے ہیں کہ اس لڑکی کا علقہ
اُسی گردہ سے ہے ہو سکتا ہے جو اس سلسلے میں پیس کی وجہان
کر رہا ہے؟"
"میں اس کے علاوہ اور کچھ نہیں سمجھ سکتا۔"
حیدر خور ڈر دیکھ کاموٹی رہا پھر بھر انہیں اُنہیں پلا۔
"وہ ایک بے زبان رُلک تھی۔"
کر رہا ہے؟"
"میں سمجھا شاید اپنے نیرے میرے ڈاک ڈاٹش کو بلایا ہے؟"
"بھجے صرف ہے ڈر لے کر اسے جانے کے لئے ڈر لے کر اسے
نہیں پہچانتے۔ کیسے ڈر لے کر اسے جانے کے لئے ڈر لے کر اسے
وہ نیکی نہیں پہنچتا یا ڈر لے کر اسے جانے کے لئے ڈر لے کر اسے
فرور اُنیں نہیں کیا۔" اس کے باقاعدوں میں بھی ہوئی تھیں۔
"غم۔ میں نہیں۔ جانتا کون ہے؟ ڈر لے سکتا یا۔
"میں سمجھا میٹھی کچھ نہیں ہے اس کے لئے ڈر لے کر اسے
فریدی نے اپنے ماخت کے کہا۔" اس کی مصنوعی
دار اسی اور سچھیں چھر سے سے الگ کر دو۔"
فرور اُنیں کی اور ڈر لے کر اسے جانے کے لئے ڈر لے کر اسے
کوئی نہیں کیا۔" اس کے باقاعدوں میں بھی ہوئی تھیں۔
"غم۔ میں نہیں۔ جانتا کون ہے؟ ڈر لے سکتا یا۔
"میں سمجھا میٹھی کچھ نہیں ہے اس کے لئے ڈر لے کر اسے
فریدی نے اپنے ماخت کے کہا۔" اس کی مصنوعی
دار اسی اور سچھیں چھر سے سے الگ کر دو۔"
فرور اُنیں کی اور ڈر لے کر اسے جانے کے لئے ڈر لے کر اسے
کوئی نہیں کیا۔" اس کے باقاعدوں میں بھی ہوئی تھیں۔
"غم۔ میں نہیں۔ جانتا کون ہے؟ ڈر لے سکتا یا۔
"میں سمجھا میٹھی کچھ نہیں ہے اس کے لئے ڈر لے کر اسے
فریدی نے اپنے ماخت کے کہا۔" اس کی مصنوعی
دار اسی اور سچھیں چھر سے سے الگ کر دو۔"
فرور اُنیں کی اور ڈر لے کر اسے جانے کے لئے ڈر لے کر اسے
کوئی نہیں کیا۔" اس کے باقاعدوں میں بھی ہوئی تھیں۔
"غم۔ میں نہیں۔ جانتا کون ہے؟ ڈر لے سکتا یا۔
"میں سمجھا میٹھی کچھ نہیں ہے اس کے لئے ڈر لے کر اسے
فریدی نے اپنے ماخت کے کہا۔" اس کی مصنوعی
دار اسی اور سچھیں چھر سے سے الگ کر دو۔"
فرور اُنیں کی اور ڈر لے کر اسے جانے کے لئے ڈر لے کر اسے
کوئی نہیں کیا۔" اس کے باقاعدوں میں بھی ہوئی تھیں۔
"غم۔ میں نہیں۔ جانتا کون ہے؟ ڈر لے سکتا یا۔
"میں سمجھا میٹھی کچھ نہیں ہے اس کے لئے ڈر لے کر اسے
فریدی نے اپنے ماخت کے کہا۔" اس کی مصنوعی
دار اسی اور سچھیں چھر سے سے الگ کر دو۔"
فرور اُنیں کی اور ڈر لے کر اسے جانے کے لئے ڈر لے کر اسے
کوئی نہیں کیا۔" اس کے باقاعدوں میں بھی ہوئی تھیں۔
"غم۔ میں نہیں۔ جانتا کون ہے؟ ڈر لے سکتا یا۔
"میں سمجھا میٹھی کچھ نہیں ہے اس کے لئے ڈر لے کر اسے
فریدی نے اپنے ماخت کے کہا۔" اس کی مصنوعی
دار اسی اور سچھیں چھر سے سے الگ کر دو۔"
فرور اُنیں کی اور ڈر لے کر اسے جانے کے لئے ڈر لے کر اسے
کوئی نہیں کیا۔" اس کے باقاعدوں میں بھی ہوئی تھیں۔
"غم۔ میں نہیں۔ جانتا کون ہے؟ ڈر لے سکتا یا۔
"میں سمجھا میٹھی کچھ نہیں ہے اس کے لئے ڈر لے کر اسے
فریدی نے اپنے ماخت کے کہا۔" اس کی مصنوعی
دار اسی اور سچھیں چھر سے سے الگ کر دو۔"
فرور اُنیں کی اور ڈر لے کر اسے جانے کے لئے ڈر لے کر اسے
کوئی نہیں کیا۔" اس کے باقاعدوں میں بھی ہوئی تھیں۔
"غم۔ میں نہیں۔ جانتا کون ہے؟ ڈر لے سکتا یا۔
"میں سمجھا میٹھی کچھ نہیں ہے اس کے لئے ڈر لے کر اسے
فریدی نے اپنے ماخت کے کہا۔" اس کی مصنوعی
دار اسی اور سچھیں چھر سے سے الگ کر دو۔"
فرور اُنیں کی اور ڈر لے کر اسے جانے کے لئے ڈر لے کر اسے
کوئی نہیں کیا۔" اس کے باقاعدوں میں بھی ہوئی تھیں۔
"غم۔ میں نہیں۔ جانتا کون ہے؟ ڈر لے سکتا یا۔
"میں سمجھا میٹھی کچھ نہیں ہے اس کے لئے ڈر لے کر اسے
فریدی نے اپنے ماخت کے کہا۔" اس کی مصنوعی
دار اسی اور سچھیں چھر سے سے الگ کر دو۔"
فرور اُنیں کی اور ڈر لے کر اسے جانے کے لئے ڈر لے کر اسے
کوئی نہیں کیا۔" اس کے باقاعدوں میں بھی ہوئی تھیں۔
"غم۔ میں نہیں۔ جانتا کون ہے؟ ڈر لے سکتا یا۔
"میں سمجھا میٹھی کچھ نہیں ہے اس کے لئے ڈر لے کر اسے
فریدی نے اپنے ماخت کے کہا۔" اس کی مصنوعی
دار اسی اور سچھیں چھر سے سے الگ کر دو۔"
فرور اُنیں کی اور ڈر لے کر اسے جانے کے لئے ڈر لے کر اسے
کوئی نہیں کیا۔" اس کے باقاعدوں میں بھی ہوئی تھیں۔
"غم۔ میں نہیں۔ جانتا کون ہے؟ ڈر لے سکتا یا۔
"میں سمجھا میٹھی کچھ نہیں ہے اس کے لئے ڈر لے کر اسے
فریدی نے اپنے ماخت کے کہا۔" اس کی مصنوعی
دار اسی اور سچھیں چھر سے سے الگ کر دو۔"
فرور اُنیں کی اور ڈر لے کر اسے جانے کے لئے ڈر لے کر اسے
کوئی نہیں کیا۔" اس کے باقاعدوں میں بھی ہوئی تھیں۔
"غم۔ میں نہیں۔ جانتا کون ہے؟ ڈر لے سکتا یا۔
"میں سمجھا میٹھی کچھ نہیں ہے اس کے لئے ڈر لے کر اسے
فریدی نے اپنے ماخت کے کہا۔" اس کی مصنوعی
دار اسی اور سچھیں چھر سے سے الگ کر دو۔"
فرور اُنیں کی اور ڈر لے کر اسے جانے کے لئے ڈر لے کر اسے
کوئی نہیں کیا۔" اس کے باقاعدوں میں بھی ہوئی تھیں۔
"غم۔ میں نہیں۔ جانتا کون ہے؟ ڈر لے سکتا یا۔
"میں سمجھا میٹھی کچھ نہیں ہے اس کے لئے ڈر لے کر اسے
فریدی نے اپنے ماخت کے کہا۔" اس کی مصنوعی
دار اسی اور سچھیں چھر سے سے الگ کر دو۔"
فرور اُنیں کی اور ڈر لے کر اسے جانے کے لئے ڈر لے کر اسے
کوئی نہیں کیا۔" اس کے باقاعدوں میں بھی ہوئی تھیں۔
"غم۔ میں نہیں۔ جانتا کون ہے؟ ڈر لے سکتا یا۔
"میں سمجھا میٹھی کچھ نہیں ہے اس کے لئے ڈر لے کر اسے
فریدی نے اپنے ماخت کے کہا۔" اس کی مصنوعی
دار اسی اور سچھیں چھر سے سے الگ کر دو۔"
فرور اُنیں کی اور ڈر لے کر اسے جانے کے لئے ڈر لے کر اسے
کوئی نہیں کیا۔" اس کے باقاعدوں میں بھی ہوئی تھیں۔
"غم۔ میں نہیں۔ جانتا کون ہے؟ ڈر لے سکتا یا۔
"میں سمجھا میٹھی کچھ نہیں ہے اس کے لئے ڈر لے کر اسے
فریدی نے اپنے ماخت کے کہا۔" اس کی مصنوعی
دار اسی اور سچھیں چھر سے سے الگ کر دو۔"
فرور اُنیں کی اور ڈر لے کر اسے جانے کے لئے ڈر لے کر اسے
کوئی نہیں کیا۔" اس کے باقاعدوں میں بھی ہوئی تھیں۔
"غم۔ میں نہیں۔ جانتا کون ہے؟ ڈر لے سکتا یا۔
"میں سمجھا میٹھی کچھ نہیں ہے اس کے لئے ڈر لے کر اسے
فریدی نے اپنے ماخت کے کہا۔" اس کی مصنوعی
دار اسی اور سچھیں چھر سے سے الگ کر دو۔"
فرور اُنیں کی اور ڈر لے کر اسے جانے کے لئے ڈر لے کر اسے
کوئی نہیں کیا۔" اس کے باقاعدوں میں بھی ہوئی تھیں۔
"غم۔ میں نہیں۔ جانتا کون ہے؟ ڈر لے سکتا یا۔
"میں سمجھا میٹھی کچھ نہیں ہے اس کے لئے ڈر لے کر اسے
فریدی نے اپنے ماخت کے کہا۔" اس کی مصنوعی
دار اسی اور سچھیں چھر سے سے الگ کر دو۔"
فرور اُنیں کی اور ڈر لے کر اسے جانے کے لئے ڈر لے کر اسے
کوئی نہیں کیا۔" اس کے باقاعدوں میں بھی ہوئی تھیں۔
"غم۔ میں نہیں۔ جانتا کون ہے؟ ڈر لے سکتا یا۔
"میں سمجھا میٹھی کچھ نہیں ہے اس کے لئے ڈر لے کر اسے
فریدی نے اپنے ماخت کے کہا۔" اس کی مصنوعی
دار اسی اور سچھیں چھر سے سے الگ کر دو۔"
فرور اُنیں کی اور ڈر لے کر اسے جانے کے لئے ڈر لے کر اسے
کوئی نہیں کیا۔" اس کے باقاعدوں میں بھی ہوئی تھیں۔
"غم۔ میں نہیں۔ جانتا کون ہے؟ ڈر لے سکتا یا۔
"میں سمجھا میٹھی کچھ نہیں ہے اس کے لئے ڈر لے کر اسے
فریدی نے اپنے ماخت کے کہا۔" اس کی مصنوعی
دار اسی اور سچھیں چھر سے سے الگ کر دو۔"
فرور اُنیں کی اور ڈر لے کر اسے جانے کے لئے ڈر لے کر اسے
کوئی نہیں کیا۔" اس کے باقاعدوں میں بھی ہوئی تھیں۔
"غم۔ میں نہیں۔ جانتا کون ہے؟ ڈر لے سکتا یا۔
"میں سمجھا میٹھی کچھ نہیں ہے اس کے لئے ڈر لے کر اسے
فریدی نے اپنے ماخت کے کہا۔" اس کی مصنوعی
دار اسی اور سچھیں چھر سے سے الگ کر دو۔"
فرور اُنیں کی اور ڈر لے کر اسے جانے کے لئے ڈر لے کر اسے
کوئی نہیں کیا۔" اس کے باقاعدوں میں بھی ہوئی تھیں۔
"غم۔ میں نہیں۔ جانتا کون ہے؟ ڈر لے سکتا یا۔
"میں سمجھا میٹھی کچھ نہیں ہے اس کے لئے ڈر لے کر اسے
فریدی نے اپنے ماخت کے کہا۔" اس کی مصنوعی
دار اسی اور سچھیں چھر سے سے الگ کر دو۔"
فرور اُنیں کی اور ڈر لے کر اسے جانے کے لئے ڈر لے کر اسے
کوئی نہیں کیا۔" اس کے باقاعدوں میں بھی ہوئی تھیں۔
"غم۔ میں نہیں۔ جانتا کون ہے؟ ڈر لے سکتا یا۔
"میں سمجھا میٹھی کچھ نہیں ہے اس کے لئے ڈر لے کر اسے
فریدی نے اپنے ماخت کے کہا۔" اس کی مصنوعی
دار اسی اور سچھیں چھر سے سے الگ کر دو۔"
فرور اُنیں کی اور ڈر لے کر اسے جانے کے لئے ڈر لے کر اسے
کوئی نہیں کیا۔" اس کے باقاعدوں میں بھی ہوئی تھیں۔
"غم۔ میں نہیں۔ جانتا کون ہے؟ ڈر لے سکتا یا۔
"میں سمجھا میٹھی کچھ نہیں ہے اس کے لئے ڈر لے کر اسے
فریدی نے اپنے ماخت کے کہا۔" اس کی مصنوعی
دار اسی اور سچھیں چھر سے سے الگ کر دو۔"
فرور اُنیں کی اور ڈر لے کر اسے جانے کے لئے ڈر لے کر اسے
کوئی نہیں کیا۔" اس کے باقاعدوں میں بھی ہوئی تھیں۔
"غم۔ میں نہیں۔ جانتا کون ہے؟ ڈر لے سکتا یا۔
"میں سمجھا میٹھی کچھ نہیں ہے اس کے لئے ڈر لے کر اسے
فریدی نے اپنے ماخت کے کہا۔" اس کی مصنوعی
دار اسی اور سچھیں چھر سے سے الگ کر دو۔"
فرور اُنیں کی اور ڈر لے کر اسے جانے کے لئے ڈر لے کر اسے
کوئی نہیں کیا۔" اس کے باقاعدوں میں بھی ہوئی تھیں۔
"غم۔ میں نہیں۔ جانتا کون ہے؟ ڈر لے سکتا یا۔
"میں سمجھا میٹھی کچھ نہیں ہے اس کے لئے ڈر لے کر اسے
فریدی نے اپنے ماخت کے کہا۔" اس کی مصنوعی
دار اسی اور سچھیں چھر سے سے الگ کر دو۔"
فرور اُنیں کی اور ڈر لے کر اسے جانے کے لئے ڈر لے کر اسے
کوئی نہیں کیا۔" اس کے باقاعدوں میں بھی ہوئی تھیں۔
"غم۔ میں نہیں۔ جانتا کون ہے؟ ڈر لے سکتا یا۔
"میں سمجھا میٹھی کچھ نہیں ہے اس کے لئے ڈر لے کر اسے
فریدی نے اپنے ماخت کے کہا۔" اس کی مصنوعی
دار اسی اور سچھیں چھر سے سے الگ کر دو۔"
فرور اُنیں کی اور ڈر لے کر اسے جانے کے لئے ڈر لے کر اسے
کوئی نہیں کیا۔" اس کے باقاعدوں میں بھی ہوئی تھیں۔
"غم۔ میں نہیں۔ جانتا کون ہے؟ ڈر لے سکتا یا۔
"میں سمجھا میٹھی کچھ نہیں ہے اس کے لئے ڈر لے کر اسے
فریدی نے اپنے ماخت کے کہا۔" اس کی مصنوعی
دار اسی اور سچھیں چھر سے سے الگ کر دو۔"
فرور اُنیں کی اور ڈر لے کر اسے جانے کے لئے ڈر لے ک

فریدی کچھ دیوارا جھید صرف اسی لڑکی کے پارے میں
سرچہ چارا تھا۔ اُسے بھرپور سے جاتا چاہیے تھا۔
دفعتہ اس نے کہا۔ ”لڑکی اس عمارت سے لاطق ہی ہی
لیکن اُس کے مقابلوں کے پارے میں بہت کچھ جانی ہے۔
شہزادیوں کے کسی لڑکے سے آپ کے بہت اچھے تعلقات ہیں۔“
”مُحَمَّد۔ محمد تو قبریوں۔“ اس کا سفرہ میں ایسا ساختہ تھے
وہی یہی کہہ رہی تھی کہ شہزادیوں اس عمارت میں نہیں رہتا۔“
”یہ درست ہے اور ان کے گھروں نے نہیں بانتے
کوئی حقیقت اکھاں رہتا ہے؟“

”کمال ہے۔“
”اگر تم اسے دیکھو تو تمہیں نہیں نہیں آئے گا کہ ملکے
پانچ سب سے بڑے سرایا دروازے میں سے وہی ایک ہے۔“
”میگاں میں اس کے سرپر۔“
”غُلوں میولی مزدوروں کی نیشنل پرکرتا ہے۔“
”عوامی لیڈر بننے کی سوچ رہا ہوا۔“
”نہیں۔ اس نے اپنی کاڈا برائی زندگی کی اپنادیا ایک
خراپنچہ دو شکنیت سے کلی۔ اس حقیقت کو دو اچ ملک
نہیں بھولا۔ اس کی اولادیں سیو تھیں میون میں رہتی ہیں جو جنگ
جنت کا نزد بے لیکن وہ خود دکروں کے ایک کوڑتین
رہتا ہے۔“

”ذائق طری پر مکھی چڑھوں معلوم ہوتا ہے۔“
”سیوں میوں کی تیر پر تین کروڑ پر پہنچنے ہوئے ہیں۔“
”میں عمارت کو نہ دے دیکھنا پڑتا ہوں۔“

”جب بچاہرہ کچھ سکھنے ہو۔“
”میں آپ جانشی پیش کیا جائیں۔“
”اس کے بیٹوں کو نہیں معلوم لیکن یہی جاتا ہے۔“
”اس کے درخت بیچ کر دیکھیے۔“

”هزار۔ هزار۔“
”یہیں اس وقت کہاں تشریف لے جا رہے ہیں۔“
”ڈیوڑ کی بیوی سے مل گا کیونکہ اس کو اس راہ پر
اس نے ڈالا تھا۔“

”تاریخ۔“ پیچ کر کہنے والی جنتیت لوگوں کی ایک بیتی میں
 داخل ہوئی اور پھر ایک عمارت کے سامنے رک گئی۔ گلوریا ٹاؤن
جیلان اندر مکھی اور خاصی قبول صورت بھی۔ اس نے یہی خوش افلاطی
سے ان کا استقبال کیا۔ مگر جب فریڈی نے ہم سے ڈیوڑ کی گرفتاری

”میں جاتا ہوں۔“
”لیکن جب کہ آخری اُدی نیکھلا جائے۔ سلسلہ
ختم ہیں ہر کتنا۔“ نومی ڈیوڑ۔ لیکن۔ یہ سب دریافت لوگ
ہیں۔ بڑیں بھی کی نشاندہی نہیں رکھتے، جو لوگ کر سکتے
ہے وہ مارا ڈے گے۔“
”جسید کی قائم تصور کر سکتے ہو۔ اس سیزہ ماں کی پرشیاں توں کا جس کا
چھڑاں سے طلاقت ہو جائے لیکن فریدی کے کہیں اور
لے جاتا چاہتا۔“
”چلو۔ وقت کم ہے۔ شاید ہم کچھ میں معلومات
حاصل کر سکیں۔“

”ڈیوڑ وغیرہ کا یہی رہا؟“
”اطیبان سے تباہی کا تم اپنی گاڑی ہیں چھوڑ دو۔“
”کچھ دیر بعد لفکن تاریخ کی طرف اُڑی جائیں۔“ فریدی
کسی کہری سوچ میں مکھا۔ دفعہ پہلا۔ ”ڈیوڑ یہی اس سلان
کو آگے بڑھا دیتا ہے۔ اس کے بعد کا اسے علم نہیں کو وہ
کہاں سے عبارا جاتا ہے؟“
”کیوں وہ مجھ کے حوالے کرتا ہے؟“
”نہیں۔ ایک مخصوص بچہ پر رکھ دیتا ہے اور موسیٰ
رات وہاں کچھ نہیں ہوتا۔“
”ان نہیں کی گرفتاری کی خیر اخبارات میں نہیں آئیں
اس لڑکی کو علم ہو۔“

”پہلی رات سارے ہے ایک رہ بیٹے نکل وہ تھا رے سلاخ
بی تھی اور اسی دروازے میں وہ تھیں گرانداز کر کیتے تھے۔“
”شاید آپ یہ کہنا چاہتے ہیں کہ لڑکی کو اسی دروازے
لے جائیں۔“ دوسرے اسے کیا تھی؟
”آپ پیغمبر اس نظریے کی نقی نہ ہو جائے قائم رہیں کو وہ کسی دروسے
کو وہ سلطنت رکھتے ہے۔“

”جب تک، اس نظریے کی نقی نہ ہو جائے قائم رہنا
ہے اس پر گھا۔“
”آپ پارلاؤ کی دارکاری پر گئے ہیں۔“
”میں میرا خانلے ہو۔ لیکن میرا خانلے کے کوئی ہمچنان چاہتی
سے نہیں ہے۔“
”ہم سکتا ہے یا رہیں کہیں اور پیدا ہجئی ہو۔“

”خدا جائے۔“ لیکن کے ساتھ کچھ ہیں کہ سکتی۔“
”رسال تو یہ ہے کہ تم نے اپنی زندگی ان خواتیں میں کیوں
ڈالی ہے؟“

”اس لیے کہیں اس درندگی کا خاتمہ چاہتی ہوں، کیون
حمدیہ کی قائم تصور کر سکتے ہو۔ اس سیزہ ماں کی پرشیاں توں کا جس کا
لیکن کافی کامیاب ساز ہو جائے۔“ میں تھیں دعوت دیتی ہوں آج اور اپنے
آنکھوں سے دیکھو۔ بچہ پر ہر کوئی کی ترکاری لگی میں کھلپنے پر یادی ہے
بچہ کو طلاقت رکی کر قون پر چھید کی کامل ہے۔ فریدی نے پھر اسے
چھچھی ہجھی نظریوں سے کچھ لیکن خاموش رہا۔ حیدر نے یہ پر والی
ظاہر کرنے کے لیے شاذی کو پیش کیا اور اس کی ٹھیٹ پلے پا تھا۔
لیکن کافی۔ میسر کرتے ہیں آنکھوں میں تارے ناچ لگتے۔ پھر ہمیں کوئی
تھی۔ بیکار پہنچ پر دوسرا دعوت سے ٹھکنی بھری کہ نہیں کہتی دیتی
کل بچہ تھیں جو دیٹ ہو گئی۔ پیارے حمید صاحب ڈاکٹر نے
ہنس کر قرار دھکتے ہوئے کہا۔

”شہیں بھکارا بہت بہت شکریہ۔ مزید تین شکار ہاتھ
لگے ہیں۔“

”تم چیزیں نہیں کر سکتے تباہی کا یقین دلانی کیا ایک
بڑا کارنا سہیں ہے۔“

”بیوی صدی کی اس چوتھائی میں سب کچھ ملن ہے۔“
”حیدر نہ کچھ لیجھے میں پول۔“

”میرا اس گھر سے کوئی تعلق نہیں ہے جس کا ذکر
میں نہ کل کیا تھا۔“

”لیکن تم رہا مددوڑیں سے بڑی تھیں۔“
”محسن آفقت تھا۔ وہاں چھکنے کرنیں چاہتا۔“

”چہرہ بان کیا کر رہی تھیں؟“
”کچھ معلومات فرامیں کرنے کی تھی۔“

”اس وقت بورکنی مزدور تکمیل محسوس کی؟“
”اتھی نے بوری سے پہنچ رہتے ہوئے مت کر۔“

پہلی رات تو تم پھر پر تربان ہوتے جا رہے تھے۔
”محسن اس لیے کہ تم بچپن میں زبان لکھ دیتا

تو اس کی مشق کیوں کر رہے تھے۔“
”بچپن ہی سے پہنچ کر قیبل۔ زیاد کو اس طرح سمجھتی
ہوں کہ وہ سچے جیسے ہی کا ایک حصہ معلوم ہوتے تھے جسے“

”اب کہاں اور کس شکل میں ملوگی؟“

”مشیات کی اس رسیل پیل کی بناء کا ری دکھانا چاہتی
ہے کسی پیوڑہ کے گیارہ سال اور کے کافی کیا تھا۔“
”کیا تم جانتے ہو۔ شہر میں کیا ہو رہا ہے، نہ سچے نہیں
مزدور بچوں کی دن بھر کی کمائی کم اک جیسوں سے سمجھ لی
جاتی ہے۔“ فریدی طریل سماں سے کربولا۔

دان لاکھوں کی محنت میرے لیے بھی دو دقت سے تھی۔
ہمیں کوئی تیزی نہ ہے۔ وہ میرے گھن ہیں۔ ان کے مقابلے میں
میرے کی اولاد میں کون سے سُرخ بے کار پر لگتے ہوئے ہیں؟
”اپ سیرت انگریز ہیں جناب“
”چاہئے پیروگے یا کافی؟ آج کل میں خود کی پادری چیخ فائز
منیحات ہوں۔ میں اُس سے سہمت حالت میں نہیں رہتا چاہتا
میں میں میرے مدد و فرہنگتے ہیں“
”لکھوڑے۔“

"بیش چاہئے تو پیشی بی پڑے گی۔ تم جب بھی بچھے سے
مٹ چاہوں گلے سکتے ہو۔ صبح دس بجے سے ڈھانی بجھے تک اپنے
اض میں بلایا ہوں اور اُس کے بعد یہاں سرستہ دہیوں تم
غیریوں کے ساتھ بھی جا سکتے ہو۔ وہ غورو کے دوستوں میں سے
بے۔ دراصل اب میں وہاں قدم رکھنا بھی پسند نہیں کرتا۔
اب وہ عمارت تھی خدا جنم مسلمون ہوتی ہے۔ اندر والی
ہوتے کے بعد تم خود بھی جسوس کر دے گے۔"

"خشنچا جنمیں بی بی خوب رہی" ۔
"ہاں اس کے لیکن یکساں نہ اور بیویت کا شمار بھو
کرہے گئے ہیں۔ کامیل سُست اور کام چور بھی۔ طرح طرح کے
ذذی امراض میں مستلا ہو گئے ہیں لیکن اس کے باوجود داس
عمارت کو نہیں چھوڑ سکتے۔ بالآخر اس طرح بیسے جنم سے نکلا
تا نکان پوکا ہو گا۔ خوشی اپنے شوہروں سے نالال ہیں، لیکن ان سے
بی بھی اپنی چھپا اسکتی تھیں جنم سے تکلان پڑے گا۔
بلوں کو دیکھا۔ ذرا سے اختلاف پر مجھے چھوڑ آتا۔ چھوڑ دے
لیکن میں اسی اس جنم میں نہیں دھکیل سکت۔ دیاں پہنچ کر
وہ نہیں رہے گی جیختے اور کراہے والی مشین کی جائے گی۔
ایک بیٹھا جی جھیت رہے گی۔ حکومی بیٹھا کارخ نہیں کر سکے گی
اور زین اپنے دل میں اس کے لیے ترپ نہیں محسوس کر سکوں گا۔
وہ پولٹا اور حیدر جہرست سے اٹھسی چڑھے سے سب
کچھ سترابا۔ اس کی بیانات بونی چاہے اپنے بی پڑی تھی۔ اس
سے بھی عجیب بیات یہ تھی کہ اس نے مکھ سر کو حیدر جہرست کی گاڑی
میں دربارہ میے پولٹا سماں پہنچایا تھا۔ رات سوتھہ تھے
وہ مکھ پتختی سکا۔ فربی بی بی کچھ درپیلے کیسی سے تھکاہا اس ایسا
آپ یا زند آسمے ہرس گے۔ اس نے حیدر کو مکھ رتے
پڑھتے کہا۔

"اوہ عجیب ایک کافی نسبتی" حیدر فرمی انداز میں مکھ لاما۔

”آنہنیں کے تو سطح سے تینیں کو ان بینام بھیجا سکتا ہے؟“
 ”اپ تینیں نہیں کریں گے۔“
 ”نہیں۔ سکھو۔ کبود۔“
 ”یہ دیکھئے اس لفافے میں ایک سادہ کاغذ کے
 علاوہ اور کچھ نہیں۔“ حسیدہ لفافے سے سادہ کاغذ نکال کر دکھایا۔
 ”میں کچھ نہیں۔“ بڑھا سر پا کر بولدا۔
 ”میں کچھ نہیں۔“
 ”میں کچھ نہیں۔“

”بھارا ایک تعلیم انعامدار ہے جو ہمیں خود پر فتح نہیں
تم کی اطلاعات دیا رکتا ہے اچھے اُس سے کہا کہ اگر میں
خوبی بنتے تو اس کے پاس بھی چاہوں تو کچھ میری معلومات حاصل
ہوں گی۔ میں وہاں پہنچا اور بھوپال سے وہ خاتون ہیں آمد ہوئیں۔
جگہ سے پوچھی کی جسی آپ عین صاحب ہیں جو میرے اعزاز پر
لنا جو لوگ کر کے بیرون۔ فرمایاں سے چلتے چاہوں۔
”تم نے مجھے اعلیٰ ہمیں ملھا ڈیں گا۔ پہلے میرے گھر پہنچو۔
فریبڑی کے سیان کے سطح ایتھر میں ”گھر“ دکوںوں کا کامرا ہے
شابتِ حجہ، جمزیب اور موسوی کی ایک بھروسی کی اسی میں واقع ہتا۔
”لئنی کے اس بات پر جھکڑا ہجڑا ہے کہ میں اُسے اپنی
کسی شدرا عمارت میں کیوں نہیں رکھتا اور خود بیان کیوں پڑا
ہو گا جوں ٹل پڑھے سے تمیل کرنے والوں میں دیکھتے ہوئے کہا۔
”جیسے ہی اس پر حرمت ہے جناب تھے
”میری رفیقی جو مردیں چاہے کا کروں گا۔ کسی کو اس سے
کیا سروکار ہے؟ لیکن اس رذائلہ کے بعد سے روچا پڑا ہے کہ ان
بد نہیں میں سے کوئی جیسے ذلیل کرنا چاہتا ہے۔“

”میں نہیں سمجھ سکتا“
 ”میرے پا بچھے ہی ہیں۔ انہی میں سے کوئی۔ وہ مجھے
 اس لیے گھٹیا کھجھنے لگے ہیں کہیں نے ان کے لیے جنت تغیر
 کر دی۔“
 ”مختفی صفات آپ نے ہی توکل کر دیا ہے۔ کیا
 یہ خرض نہیں آپ کے طبقے کی کوئی خاتون ہے؟“
 ”سرکاری طبقہ نہیں ہے۔ میں اس قطام کا خرگ ہوں۔
 میر اسیوا لاکھوں کے لیے روزگار فراہم کرتا ہے اور میں سمجھے
 اس پر شسدیگی کے کیمی نے ان بالائقوں کے لیے ترک و تاختم
 کے سماں تو فرم کے مجھے شروع ہی ہے۔ سوچنا بلے چا



بھر سے مددون کی طرح مقابر و قبور پر اپنے لکوں سوت کا حقدار ہے۔
تھے تما عتیار کیا۔ ”بُوڑھے نے کہا اور آٹھ کرو صدر دروازے
کی طرف پڑھ گیا۔
صدمہ کا دُنہرہ کل طرف پیکا، جہاں میخ پکھ رہا تھا۔
”یہ پُرٹھا کون تھا؟“ اُس نے اس کا بازو و پیکا کر
جنہیں پورتے ہوئے پوچھا۔
”اُپ نہیں جانتے“ میخ نے جیرت سے کہا۔
”نہیں۔“
”بہت بُرا اُدھی ہے۔ شبیا ز تیموری۔“
”ادھ“

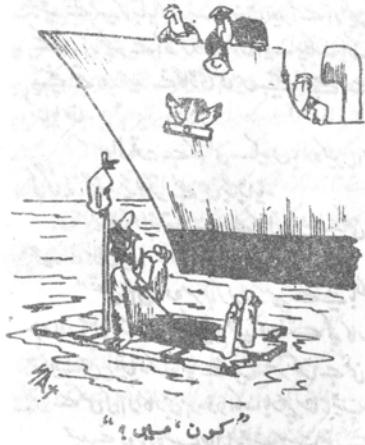
ادھر چیز اس نے صدر دروازے کی طرف دوڑ لگائی تھی۔ پورا حصہ ادمی اپنی گاڑی میں یتھری برداشت کردا اس نے اُسے جایا۔ اب ایسا ہے؟ وہ اسے گھوڑتا ہو گیا۔ ”میں معافی پیا پہنچوں جناب“ حمید بولتا۔ ”جسے آپ سے ملنے کا ہے خدا شیخات حق تھا۔“ اچھی بات ہے تو یتھر جاؤ۔ میری گاڑی میں۔ اپنی گاڑی سینیں پھر جو دد۔“ ”سہست پہنچر“ حمید نے کہا اور دوسرا طرف کا دروازہ چھوٹ کر اس کے پر اپنی یتھری گاڑی۔ ”اُب بتائو۔ تم حق تعالیٰ کی جانب سے ہوئے پورا حصہ کو دوڑ لے جاؤ۔“

”میوں تھے ہیون کی سرگنا پاہت ہیں“
 ”ادو-لکن کیوں؟“
 ”خدا ہے جی شا تار جگہ ہے“
 ”امقوں کی حیثت“
 ”کمال ہے۔ آپ کہ رہے ہیں لینی اس کے فاقہ“
 ”بال۔ بال۔ جلوہ دکھا دوں لکن تم ہو کون؟“
 ”جم۔ میں کرتی فخری کا استہنشت ہوں“
 ”ادوہ۔ اب تم بھے اٹھن میں قار رہے ہو۔ شاید
 پاراہم حیدر ہے“
 ”جی بال۔ جی بال۔“

”سال توئے ہے کا پا کو کی ایسے خل سے کیا سرکار جو
میری ذات سے تعلق رکھتا ہو“
”انپی بر ذات کہو“
”کیا مطلب ہے“ حمید کی حکومت پر یہ حرام ہرگزی۔
”ا پیٹھے کی سرنسائی اگر یہی تاک مدد و ہر سو“
”بڑے میاس حتم این کیا کچھ رہے ہے ہو؟“
دشمن حمید نے دیکھ لے کر پول کا سینگھارس کی میز کی
حافت دوڑا آرمہے۔ اس نے طبول سانش لی۔ اس کے لفین تھا
کہ اس یہ تائنسیس بیاس والا بگوڑا حصہ مذکور بیاس سے تکال
یا جائے گا۔
لیکن یہ کیا ہے مجھ تو اسے جھک کر سلام کر رہا تھا۔
”جیا تو تم اپنا کام دیکھو“ کوئی ٹھے نے جھنڈا لاس سے کہا۔
دکھا پیش کر دی جاتی ہے ”سینگھ گلگیا۔
”کچھ مناوا“
منجھ چوتھ پاپ ملایا۔ حمید حیرت سے لبرھے کو

میرے پا پا ۔ حا۔
 ”کمالِ حق“ بیوڑا صاحب میرے پر باختمار کر جو لوا۔
 ”دیکھیں جناب آپ سے تہذیب کی مدد وے گور رہے ہیں“
 ”میکن لعنت بھیجا ہو گول ایسی تہذیب پر جو خود مسرور کی
 موت تو پورے ڈاکے ڈارا قی رہے“
 ”وہ کس کی عورت تھی؟“
 ”میری۔ وہ میری سیری ہی تھی۔ راجہ کرکٹ کل عالمیہ ہو ہو گئی ہے،
 یعنی میں آپ سے پیدا شت ہیں کوئی کریات کرو دے کسی اور سے تعلق قائم
 نہ ہے۔ ایسا تھا طلاق حاصل کرنیش کے بعد وہ قطعی آزاد ہو گئی۔“
 ”اقتنی خوبیان عورت آپ کی بیوی ہے“

”بچا سوت رو-تھیں اس سے کیک سو رکارہ“
”اچھا تو نہیں دو خداوسی اور کا ہے جو اپنی پری کے
سلطے میں بھیک پہنچا ہے۔ آج سے قبل میں نے اس عورت
شکل تک نہیں رکھی تھی۔“
”بیدار نے والی قسم کا سکتے ہوئے“
”لگے لگے۔ پانی میں“
”کھاڑ قسم“
”قسم ہے بیدار نے والے کی جس عورت سے مجھے لفڑا
ہے۔ بیرے کے لئے تعلق ابھی تھی۔“
”اب اگر تھے حبیبِ محکم ہے تو تم خود ٹھکٹا گے۔ میں



"کون سہیں؟"

"تو کیا بھیجی؟"
"وہ کسی کو رک کر آواز پھینگ۔ تم غلزار رہو۔"
"اُن تینوں کوں مول اولاد کا کیا رہتے تھے؟"
"بچہ بھی نہیں۔ سب کو فاروشی سے فتنے رہتے تھے۔"
"اور وہ کیا رہ عدالتیں۔ ان میں سے تو کسی کی جی
شکل نہیں دکھاتی تھی؟"
"میں بڑی بارہتیں"
"لیکن میں نے تو تمہاری آنکھوں میں آنکھت کے
اشارے دیکھئے تھے۔ فریبی بولو۔"
"وہ موسقی بھی جھنجراہٹ میں بستلا کری تھی۔ آخر دو
پنس اڑھوئی؟"
"عیوب صدر دروازہ مغلیل کیا جاتا ہے۔ میں پوری
عمارت کو ایک بیٹت پڑا اپنی مغلونا کھلاؤ۔ جھانت جھانت کے
محابیات نظر نہیں گئے۔"
"بُوٹھا اسی کچھ سے پاس رہے؟"
فریبی کسی سوچ میں پڑا۔ حسید کچھ دیر بعد بولو۔ اس

"میں ہاں۔ تاکہ بچھے کی طرفی کی موت توں پہنچا دے
زیادہ ماں صفات کیا جائے؟"

"ضالک بناءہ"
مکہم اُڑو کے ہاؤں نے تاخٹلوار لیجے میں بچھا
"اپنے دفتر کے قریب۔ تو پھر اسیتم کے کہاں ملاقات
ہوں گے؟ مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی صاحب مقصود رکارڈ
کی ہوئی آواز تھے پہاڈہ ہو جائیں تو تم سے کس طرح رابطہ
قام کیا جائے؟"

"غیری اور تھری سکس ایٹ پر ڈنگ کرتا۔"
چورہ حسید کو اس کے دفتر کے قریب گاڑی سے اتار
کر جائی گا۔

"جہنم میں جاؤ۔ حسید دو ہوتی ہوئی کاڑی کو گھوڑا
سچھا پر ڈنگایا۔

ایک گھنٹے بعد فریبی بھی واپس آگئی۔ حسید امام
کو سی پر شیم دراز اپنے شریان کی نفلوں سے جی بلارہا تھا۔

"ایسا ہے؟" اس سے حسید کو مناطب کر کے پوچھا
سمیکھی وادی ہے اسے ہدم جہاں رکھا جوہری تھی۔
اگر کچھ اکھاں ہے؟"

"اوہ۔" حسید چھپ کر سچھا ہو چکا۔
"میں نے تینیں کی بات تینہوں کے کسر شراء کام کو دفتر
ذرا پاک کرو۔

فریبی پا کھکھنے چھوڑ کلام میں کی درازیں رکھ
دیا اور چھوڑ گواہ۔

"وہ انداز کا رکارڈ ٹیپ سننے پر مرہ ہے؟"

"لگو۔" فریبی اچھکی بیکار بولو۔ "اوہ جھوڑ۔"
دوڑھ کر جھوٹ کر جا بلکہ کہا جاتا۔

"دُوری بات ہے۔" فریبی سر پاک کرو۔
"میں واقعی نتیجہ ٹور سے کی داشت ہے؟"
"مکاوس ہے۔" یہ حسیدتے یہ اطلاع دی ہے۔

"جی ہاں۔"
فریبی کسی سوچ میں پڑا۔ حسید کچھ دیر بعد بولو۔ اس

نے فون بیڑ دیے ہیں۔ اگر آپ اسے ٹیپ سوانیتے پہاڈہ
ہوں تو اسے مطلع کر دیا جائے۔

"تم اسے چار بچھے ڈنگ کر سکتے ہو۔" فریبی گھری پر
تکڑا اٹا ہوا بولو۔

"فی الحال کوئی بھی شبیہ سے بالاتر نہیں ہے؟"
ای شام کو جاری بھیجے۔ حسیدتے حسیدتے فون پر رابطہ

دفتہ حسیدتے حسیدتے کے ہونٹوں پر خیعت میں سزا ہے
منوردار ہوئی اور اس نے کہا۔ "اوے کے۔ چلو سرے ساختے میں
اس سلے میں تم سے کچھ گفتگو ہمیں کرنا چاہتا ہوئے۔"

وہ دو بوقن باہر رہا۔ اسے دو جھشیدتے حسیدتے کے لارم کی
گاڑی کا دروازہ کھوئے ہوئے تھے کہا۔ "میں اس وقت غصے
میں تھا۔ تم خود میں جو الگوں یا پاپ اپنے بیٹوں پر اپنی داشت
کے اغوا کا اذام لگا کر تو تو۔"

"شیک ہے۔" شیک ہے۔ میں بھٹاہوں۔ زاید
لیے میں نے بات نہیں بڑھانی تھی۔" حسیدتے اگلی سیست
پر بیٹھتے ہوئے کہا۔ حسیدتے ٹکھوم کر دوسری رافت ایٹری ڈنگ
کے سامنے جایا۔

گاڑی کی پیٹاں پر نہیں۔ حسیدتے کا ہوشیوں سے حسیدتے
ٹافت دکھتا ہو چکا بولو۔" مگر حسیدتے صاحب تو کہہ رہے تھے کہ
نہیں ملکوں ہے۔"

"خدا جانتے۔" حسیدتے نے تاخٹلوار لیجے میں کہا۔

"عمر کی زیادتے ان کا دین مادوت کر دیا ہے۔"
چونچے خاموش رہ کر وہ چھپ بولو۔ "آپ ہوئے کا اشارہ
سلسلے میں گئی نامعلوم اتفاقوں کی کہاں جی سماں تھی۔ ساکنیں
کہاں تک صداقت ہے؟"

"بالکل ٹھیک ہے۔"
مذکور لوگوں نے اس کی آواز ریکارڈ کرنے کی کوشش
مذکور کی ہوگی۔"

"خطا رہے۔"
"میں اسے سمنا چاہتا ہوں۔"

"سناؤں گا۔" ٹیپ کر کوئی صاحب کی تجویں ہیں ہے
اُن کے کھوں گا۔ لیکن ایک بات کچھ میں نہیں آئی۔

"کل رات ٹوری صاحب نے درخواست کی تھی کہ
نہیں کی تلاش کا کام خاموشی سے کیا جائے۔ درخت آپ لوگوں کو
بننے کا موقع لے گا لیکن پھر خود آپ لوگوں کو کوئی
ملوث کر بیٹھے۔"

"میں نے کہ دیا کہ ان کی ذہنی عالت مشکل کر
بے اور بھی یہ بکھر جوئے خرم محسوس نہیں ہوتی کہ انہوں
تھے ایک خاص مقداد کے تحت یہ لڑنے زندگی اپنا یا ہے۔"

"خاص مقداد کے تحت یہ حسید کے بھی میں سمجھت تھی۔
"کسی سرکتی ہے؟"

"کیا مطلب؟" وہ دوبارہ مڑک رکھی کو گھوڑے نے کا۔
"تم لوگ یہاں کس طرح زندہ ہو چکے اس پر جیت ہے۔
خدا کی پناہ یہ موسیقی نہیں۔ یہیں ہمیں مشت ہیں۔ دماغ کی چیزوں
ذہنی سرکتی ہے۔"

میں نگر پڑھ سرگز نہیں دوں گا۔"
"اُس کی عنزورت نہیں۔" فریبی کا یہیہ ستر زرم تھا۔

موسیقی کی یکسانیت بھری طرح محل رہی تھی۔ دل جاتا
تھا کہ بیباں سے نکل بھاٹے گئے سرگز کے لارم کی
طرح اس ایک بیوی کو دیکھنے بھاری تھی۔ دنہار جو چھڑا تھا کہ
قہم کی دوسری تبدیلی۔ جیشید فریبی کے بھی بھی نہیں بیجا تھا۔
بُوڑھا ان سب سے خوشوارے پناہیں کیا سوچ رہا تھا۔ اس
کے پھر سے سے شدید ترین بھی خیال تھا۔

دقائق فریبی اسے حق طلب کر کے چلا۔" اگر آپ محترم
نہیں کی باتیں بھار کے تو سلطے چاہتے ہیں تو ایک دیروڑ
لکھ کر بھیجے دیجئے۔ ان سب باتوں سے کوئی قائدہ نہیں خداوند
خاندانی نہیں میں کیوں تھیاں پیدا ہوں۔"

"اچھا۔ اچھا۔" بڑھے سے سر جلا کر کہا۔ لیکن یہ اب
اس عمارت میں نہیں رہ سکتا۔"

اس نے جیشید کی طرف اشارہ کیا تھا۔
جیشید پر تیزی سے نکالی کے دروازے کی طرف

بڑھا۔ اس پار فریبی نے حسید کو اس کے پیچے جائی کا اشارہ
کیا تھا اور یہ اشارہ ہر ٹھیک معنی پڑھنے تھا۔ جیشید
چھپ دی پہلی حصہ میں توہین کی تھی اس نے حکم اعلیٰ قبیل
میں پڑھی پچھی دکھائی۔ جلدی مدد اس سے تلاش کیا ہباد
تلاش کرنا چاہتا تھا۔ بہل سے نکلتے ہی اس نے اسے جایا۔

"کیا بات ہے؟" جیشید بھت کر پاٹ پڑھا۔
"دُم تھے۔" حسید پر ایک اذام لگا یا۔ دوست! "حسید
اس کی آنکھوں میں دھنختا ہوا بولو۔

"تو کیا یہ نے آپ کے بارے میں غلط کہا تھا؟"
"صلی کیلی اور گندی ٹور میں میری مشکولیتیں
 شامل نہیں ہیں۔ بہت ہی اکٹھتی تھیں۔" رکھتے چھپلے۔

"جہنم میں جاؤ۔" وہ کہتا ہوا آگے بڑھ جاتے کے
لیے تھا۔

"مُھہر دوست۔ میں بھی جہنم سے نکلنا چاہتا ہوں۔
ساختہ نیتے چلو۔"

"کیا مطلب؟" وہ دوبارہ مڑک رکھی کو گھوڑے نے کا۔
"تم لوگ یہاں کس طرح زندہ ہو چکے اس پر جیت ہے۔

خدا کی پناہ یہ موسیقی نہیں۔ یہیں ہمیں مشت ہیں۔ دماغ کی چیزوں
ذہنی سرکتی ہے۔"

دوسری طرف صوت گھنٹی بھتی رہی۔ رسپورٹرین اُنھیاں بیٹھا یا لے تھا۔ رسپورٹر کو رہے پھر سنگڑ روم کی طرف جا کا۔ دریافت منش کے اندر بھی اندر کا اس کی گاہی سڑک پر نکل آئی تھی اور اس کا رخ اپر کلاں ہاؤ میں تھا۔ سرہانی کی طرف تھا۔ پورچر بیرون کے قبب پھر نظر آئی اور حمید کے دل کی دھرم کرن تیرہ بھتی بھر ہاڑ رہے یو تھے کہ دروازے ہے ٹکڑا۔ فریدی اندر کو را فری پر بیٹھے تھے تارہ تارہ خون کو دیکھے چارہ تھا۔ حمید آمد پر جو کہ اور اس کا اونڈھے ٹکڑے پر بیٹھے بوجھے سے باہر نکلا آیا تھا۔

"تل۔ لاش۔ بھرداری؟" "حمدیتے ہماری بُرُولی اُونڈھے پوچھا۔
"کسی لاش؟"
"تل۔ لاش۔ کی؟"

"جیب کیں پیچا ہیں تو بیان کوئی لاش داش نہیں
تھی۔۔۔ البتہ ایک آدمی بوقت کا دروازہ کھوئے فرش پر بیٹھے ہوئے خون کو دیکھ رہا تھا۔"

"کوئی تھا؟"
"احقاً زیست شکر و کوئی بھی ہو سکتا ہے۔ فون کرنے آیا تھا۔"

"تو اس کا یہ طلبہ مجھ کر فری طور پر لاش بھی غائب کر دیتی؟"
فریدی کوچ دیکھا۔ وہ اس چکرا اسے جہاں لپک کر لے گی۔
"تو کیا یہ تھی؟" "حمدیہ دیکھا۔

"مجی نہیں" فریدی کے لیے میں بھیجا ہے تھی۔
ایک آدمی یو تھے کہ دروازے پر بوجھ دے۔ ایسی دوسرے سمجھ پہنچ کر صلسلے کی کارروائی کیں گے۔ میں زنداد دیکھاں نہیں سمجھ سکتا۔ جیشہ کا کیا رہا؟"

"اس نے دبایہ پیٹ پسختا؟"
رسپورٹر کیسے پڑا۔

"اگر بے اہمیاں کے علاوہ اور کچھ نہیں ہوں گے۔
ظاہر ہے کہ افاضے کے یارے میں تو اس نے الٹی ہی خلاہ بر کی ہو گی کیونکہ جیل تھا۔"

"تمہاری رائے میں نہیں معلوم کی تھی۔" فریدی نے تاخوٹکوار بیٹھی کہا۔

"قی الحال ترا مانسے کے مدد میں نہیں بہوں" حمید
ٹھنڈی سانس کے کریبلاء۔ بالآخر وہ چاری بھتی بھتی تھی۔
فریدی نے پیے پر والی سے شاذ کو بچھ دی۔ اور دوسری طرف دیکھتے رہا۔ حمید کو اس کا یہ روئی گراحتا

تم نے بڑی صیحت میں پھنسا دیا ہے۔ پورہ صاحبیری
جان کو اگایا ہے۔

"چھر کے کیا تباہی؟"
پیچی بات پہنچا ہے پیشے کے منافی ہے۔ تم تباہ
آخوندہ اگر وہ اس گردے کے تیچھے کیلے پیچا ہے؟

کہاں کی ہاں کہ رہے ہے پورہ صاحبیری سانسے دوست?
ایک بار پھر کہو۔ حمید شنڈی سانسے کے کریبل۔
کیں کہوں؟"

پیارے دوست۔ آج بک کی رواکی نے اتنے
پیارے خاطب نہیں کیا۔

چیل بیس پھر کھنکی ہمچنہی سنا فدی تھی۔
کہہتا۔ ایک بار پھر ہو۔

"شام کی دوسرے انترومنٹ پر میرے بڑے ٹھکٹ
کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

"ہمچوں" حمید بولتا۔ میں تھیں صرف اختاباً پاچاہا
ہوں کہ اس گردے کا قمع قمع ہو جائے کہ یو تھا سے گردے
کی طرف تھوڑی تھوڑی دی جائے گی۔ بلند اس سے پیشے ہی اپنا
حکم فرکر لے۔

"تم فرکر کر دو۔ پیارے دوست۔ اد-افت"
ایسی ہی نزد دوست چون تھی کہ حمید کار رھنچا تھا۔
بالکل اسی کا گھاٹھیے اچاک کی سے لڑکی کی پشتی میں
خچھراہا دیا ہو۔

"میکو۔ سیلے" حمید چیخنا رہ گیا۔ لیکن دوسری طرف
اب نہ تھا تھا۔

رسپورٹر میز پر ٹال کر اس نے تیچھے گاہ کی طرف دوڑا کا
تھی۔ وہاں سے دوسری لائن والے فون پر اپنے لفکے کے
اپنے ٹھنڈیں روم سے رابطہ قائم کر کے پیچھا۔ کیا یو تھے نمبر ۱۲ سے
ہمارے نیز پر کوئی کالہ ہو رہی تھی؟"

"مجی ہاں" دوسری طرف سے جواب ملا۔ وہ آپ
سے گھنٹوں کر رہی تھی پھر تھی تھی اور سلام مقطع ہو گی تھا۔ کہاں
ساحب کو اطلاع دے دی تھی ہے؟

"وہ کہاں ہیں؟"
"فون نیز تھری سکس ایٹ نات پر ہے تھے۔"

حمید نے سلام مقطع کر کے مذکورہ نیز دائل کے لیکن

"ٹھپی نہیں رہی۔"
آپ کے متھقین تو سوچہ ہوں ہیں وہ کیسے میں؟

"کون میں متھقین؟"
مطلوب یہ کہ آپ کے بیوی تھے۔

جیشید نے پیچا۔ پھر لولا۔ میرا کوئی نہیں ہے میں بالکل
تھاہا ہوں درد اتنی سانس سے اس بھتی سے چکھا رانہ طبا۔

"صبرت ہے کہ تم بھی اسے بھتی تھے ہو۔"
جیشید پھر لولا۔ اس کے چھر سے پورہ صاحبیری کے علاوہ
اوکسی قسم کا تارہ بیٹھیں تھا۔

"اچھا۔ لیکن حمید۔ تھکری؟" اس نے پچھے دیکھ دکھا
اوکسی قسم کا کالہ سے اور کلپی کالہ میں جایا۔

اس کے چلے جاتے کے بعد یہی حمید نے اپنی کاڑی
دہیں روکے رکھی، دن بھر کی پیش کے بعد وہ سوچا خدا غریب کو اور

بھوکا تھا۔ پارک کی تھی خاصیاں پکھ دی تھیں پر دن بھر کی تھکن
آندازنا چاہتا تھا۔ دفعتہ وہ لڑاکیا یا دیگر جیسے کچھ
بھوکے کھڑا ہاگ سے پیماں نہ پہنچتا دیا تھا۔ آخر وہ لڑاکیا یا دن بھر کوں
کا کارڈ تھا تو ہمچوں اس نے قوڑھے شہباز تیموری کو اس

میں کیوں طرث کرنے کی کوشش کی تھی؟ تو پھر کیا ہے جو
بیوی صاحبیاں ہی۔ شہباز جو اپنی اسکن دوستی کے حمید سے

کاہتے تھے پڑا ہے۔ اپنے ہی کی گاڑوہ کا رہا جی ہے اسے
کچھ ملنے سے۔ پیماں کیا سہیں ہوتا؟ اس نے چھوٹی اسارت

کی اور حکم کی طرف پلے۔ ذہن نے شہباز سے پھر ای لوگی
طافت چھلانگ لگائی تو پھر پھر شہبازی کے گھر نے کوئی راں
ہرگز نہیں ہو رہی۔ اسے وہ شام بھی یاد آئی جیب وہ ایک لوگی

لوگی کے روپ میں سیوف تھے ہیوں کے کیا ڈنڈے سے یہ آمد
ہوئی تھی۔ تو گواہ خروع ہی سے وہ ان لوگوں کی طرف سے

اشارہ کرتی رہی تھی۔ مکر پھر کوئی بھرپوری سے ملاتا تھا۔

اُس نے سوچا ہیں اس دوڑا میں اس لڑکی کی میشی فون
کالہ نہ ہیں ہو گئیں ملزموں سے دریافت کرنے پر بیوی کی
ہرگز نہیں۔ ذہن کی جو کیفیت ہوئی تھی اسے مایوسی ہی کہنا چاہئے

کیونکہ اس کی کالہ کا انتظار رہتا تھا۔ جو اسے
میں اچاک کی اس کی آزادی پر بھر گئی پیماں تھیں تھیں یہے

ڈر انگل روم نہیں دوڑا چلا۔۔۔ دوسری طرف بھی لوگی تھی۔
خکھتی ہمچنہی سے ساچھہ ہوں۔ مکر دوست کیا حال چل ہیں؟

قام کر کے اطلاع دی کرائے انفارمر کی آواز کا ٹپٹ پٹنا یا جا
لکھا ہے۔ زندگی نے ٹپٹ پٹکار لڑاکے جو جاتے گردیا تھا۔

جیشید نے ہمید کو بتا کر دن بھر کر رہا تھا۔ میرا سے اکٹھنے میں
لے کر کچھ سے مل کر پھر سے مل کر کچھ سے مل کر پھر سے مل کر میں
سچھتے تھے اور حمید نے کالہی بھی میں بیٹھے بیٹھے کے سچھتے تھے۔

"سوال تو ہے کہ ملتی۔۔۔ کیوں؟ وہ کیوں استعمال
کی گئی؟" جیشید نے لڑکے ہی سے پڑھ رہا تھا۔

"کیا آغاز تھا رہا۔۔۔ میرا کوئی نہیں تھا۔۔۔"
جیشید نے سوال کیا۔

"قطیعی نہیں شوہر سرہاکر بولتا۔" میرے لیے بالکل جانی
ہے اور اصل قسم ہے ہے کیوں حمید کو بھاڑے کے بعد کارو بیانی
حریت میں بیٹھا دکھنا جاتے ہیں۔ سو سکتا ہے تمنی اپنی

میں کے کسی کی آزادی کا رہنی ہو۔ ذرا ایک بار بھر رہتا تھا۔

حمید نے دوبارہ ٹپٹ پھلایا۔ جیشید سب سے نزدے سے
راہ تھا۔ حمید نے اس کے چھر سے کے سارے کے سارے پر قتلہ رکھی
لیکن اسے انہاک کے علاوہ اور کچھ نہیں کہا جا سکتا تھا۔

"وہ شماری تو ہے ہے کہ آپ بول کسی کے خلاف ٹپٹ پھلی
زفڑ ہر ہنگی کر رہے ہیں جیسے کچھ کچھ دیکھ کر لے۔

اس پچھیدے لام سیہنی کے ساق پر دیکھا۔ قیل والہ صاحب
نے ہم لوگوں کے خلاف پیٹھا ہر تو دیکھتا تھا کیا کام تھے تمنی کیجا

کوئی نہیں تھا۔ اسی سرخ تھیوں سے اپنا علقہ منقحہ رکھ رہا ہے۔

"جسے اس پیٹھی پر پاؤں ہے۔" اور جسے اس پر حیرت ہے کہ مون لوگ میں انفارمر کی
آواز نہیں پہنچاتے یہ بیشید بول۔

"تم اس طرح کہ رہے ہیں جسے تیچھا نہیں ہے۔"
جیسے قمی میں سے مار بولگ نہیں پہنچاں کے تو میں

بے چارہ کس شماریں ہیں؟" میں بھردار سے بیان محدود تھری سے کچھ نہیں طاہد
کس قم کے آدمی ہیں؟"

میں سے حد سعادت من۔ والہ صاحب کے سید فیاض زاد
دن کو روات اور روات کو دن کہہ دیں۔ اُن کی خوشی کی قابل۔۔۔

"ایسے لوگ چھپے رہتے ہیں" حمید بول۔ "کیا ہم کو
لیقین ہے کہ وہ ملک میں نہیں ہیں؟"
"میں کچھ نہیں ہیں جانتا۔ وہ میزرا رے بول۔" مجھے کمیں

کرنے اپ پر شرپ چھلاگ لگانے عجیب کاریوں اور سپلے ہیں تکلیف آتی تھی۔
نقاب پوش کاپتوں اس کی گرفت سے نیک کر جا پڑا اور
اب وہ خود فریبی کی گرفت میں تھا۔
دفعہ تجوڑھے نے چینا شروع کر دیا۔ دوڑو
بچاؤ۔ بچاؤ۔

"غاموش" یہ حمید اُسے ریوا اور دکھا کر دیلا۔
دوسری طرف نقاب پوش فریبی کی گرفت سے نیک جانتے
کے لیے رپا آنکھاں نزد صرف رہا تھا۔
غاموشی سے ہٹکا یاں پہن لوورہ مہارے نجیگانہ اُمار
کریں کہیں کہ دوں گا۔ فریبی نے اُسے فرش پر گلتے ہو گئے۔
"ست۔ تم کون ہو؟" نقاب پوش ہٹکا۔

"حمدہ چکھا یاں۔"

"کہاں ہیں؟"

"سری یہ تکون کی دامن جیب سے نکالو۔"

حمدید نام پر ایک بار بھر نقاب پوش نے گلو فلامی
کے لیے ذرا خایاں کامیابی دہری۔ بڑھا صورت سے اُنھیں
چھاڑے ہم یہاں میسا تھا۔ حمید نے ہٹکا یاں کامیابی دہر کی تھی۔

عصرِ حاضر کی الف لیلی

اردو۔ بانی طول تین کہانیاں
ایکتے اپنے انشا کے داشت و حوصلے اُنکیتی سے
دوسرے کو داع کرو ٹوٹتا ہے اور لوگوں کو جدا ہے
کھاڑا کے دوسری افاف دلوار سے لگ رکھنے ہو گئے۔
لیاں پریقی کے ناہر فوکا دعلیٰ تیہ گور کی راستاں چیات
جو چھپے لوگوں سے پاکستانی سینے پا جائیں گے جو بھری۔

کھنڈ

جریکہ دلچسپیں سلطنتی میرہ روہی ہیں

* اونی: فرہاد عالمی یہودو۔ * نو قلم: حصی الدین غوث
وہ نئے پیوں ہولات کی بنیار بولیں کامیابی کارکردگی دیواریا ہے۔
ٹائیکس ایکٹ ایک 8000 صحفات شان پر کچھ بیس جو نام کتابی
سازنے کے 32000 ٹیکھات کے طور پریں۔

ہم اپنے دوست ایک ۳۴ صفحہ شائع کر کرچکیں۔

* قیمت: بھارت زف ۲۵/- * مجلہ گلزار ۳۵/-
اگر اپنے تائیکت دیتا۔ ہمیں پڑا توانیاں کہتے ہوں گے 100 صفحات پر
خوب ہو گے۔ جو اپنے دنیا کا کچھ نہیں۔

کتاب والا

وہ کوارٹر کی چیلی دلوار کے قریب پہنچ چکے تھے۔
چاروں طرف الگی تاریکی تھی۔ فریبی حمید کا شائز
دیا کر آہستہ سے لبلا۔ چھت پر پہنچا ہے۔
لیہا ڈیلیوڈی والوں کی بیرونی اُنھلاؤں؟ حمید نے
لپھلا کر کہا۔

"فضلی یا تیں شکر اور آٹو۔ ہمہ اس انداز پر پہنچ گئے گے۔
اوہ بھرپور دیکھتے ہیں دیکھتے وہ اوہ پر چھٹا جلا گیا تھا۔
دلوار کے سر سے پر مزید تیکرے کے لیے آٹھی آٹھی اشیاں
باہر نکلی چھوڑ دی گئی تھیں۔ ان کے ہمراہ اُوپر پہنچنا
نبایت اسان تھا۔ دوسروں سے ہی تھے حمید اُس کی تقلید
کر رہا تھا۔ اُوپر پہنچ کر دیکھتے ہیں سچے زبرد کی اونٹ پر چھٹے
لگے۔ چھپے ایک کمرے میں روشنی نظر آئی تھی۔ وہ زبرد
کے قریب پہنچے ہی تھے کوچھ سے ایک گریدار آواز آئی۔

"یا تو درجنہ دفن کر گول گا۔"
وہ جہاں تھے وہیں ٹھک گئے۔ دوسروں آوانی بند
نہیں تھی کہ اخفاٹ کھو گئیں آئتے۔

"اصحتاں سے پہنچ اُڑو۔ کام بیں گیا ہے" فریبی
نے سرگوشی کی۔

کر کے میں ہر سے نیچے رنگ کا بلب روشن تھا۔ وہ
کھاڑی کے دوسری افاف دلوار سے لگ رکھنے ہو گئے۔
لیڈر حاصلہ ڈری کے شہزادی تھا۔ اس کے سامنے
ایک نقاب پوش سائنس فرماہی پرتوں پر کھانا نظر آیا۔
"زبان کھلو دو۔" نقاب پوش نے پس پول کوہنی دی۔
"تم۔۔۔ یہیں۔۔۔ کہہ نہیں یا تیں لیڈر حاصلہ ڈری اُواز
میں پول۔

حمدید است اہستہ اپنی کھبڑی سہلاتے گا۔
وہ تم چھوٹے ہو۔ ٹھک نے پولیس کو میری راپر کالیا ہے۔
نقاب پوش دامت پیس پر یہاں تھا۔

"ست۔ تم کون ہو؟"
"میں اس سے سروکار ہوتا چاہیے۔"
جب میں تھیں جاتا ہی نہیں تو پولیس کو کہے ہمراہ
چھپے گاؤں گا۔

"میں پوچھ رہا ہوں کہ تم اُنہیں کس مد نک کتے تھے؟
تمہاری کوئی بات سیری کچھ میں نہیں اُبڑی۔"
دفعہ فریبی نے پچھر قدر دوڑا سے کے سامنے پہنچ

باہر تک حمید پارکنگ بیوڈ کی طرف پڑھا ہی تھا کہ
فریبی اس کا بیاں دکھا کر بولائی جی نہیں۔ کامیابیاں رہیں گے۔
"میں مطلب" "کس نیا پر؟" حمید کا بھی بھی اچھا نہیں تھا۔

"بیس چھوٹ کی راہ پر لٹکا پیا اپ میں کرنا چاہتی ہے
تارک اس معاملے سے پشت کر رہا ہے تارک نہیں کرنا چاہتی تھی۔"
"ہر ٹکٹ سے دویسے فریبی نہیں کر آپ کا نیا نظر ہے درست ہی ہے
"اس یہ چاروں کو یہ نہیں معلوم کہ اس ختن کا بخوبی بھی جایا جاتا۔
آپ کی کہنا چاہتے ہیں؟"

"دوسرا اُدی کا خون تو نہیں ہے۔"
"یہیں یہ تھک تکڑاں مسلسل چاری ہے۔"
"نہیں۔۔۔"

"اوہ نہ سوکا کچھ یہ حمید نے اُنہیں پہنچا ہے؟
مگر تھک تکڑے کا مظاہر کرتے ہوئے شانوں کو جھینٹ دی۔
فریبی نے گھوڑی پر نظر ڈالی۔ آٹھ بج رہے تھے۔

"سیرا خالی ہے کہی رات، اس سلے میں سے صائم
ثابت ہوں گے۔ اُس نے ٹھکن کا درعاڑہ کھوتے ہوئے کہا۔
اپنی گاڑی میں سرے تھچے اُڑ۔"

ٹکن اُنگے بھی تھی اور حمید کی گاڑی بھی حركت
تیں آئیں تو اس کی مقابله میں دو دو روپی کے سے
دو روپی کی ٹھکنے کے ساتھ اور اس کے چھوڑیں
دھوپیں۔

"یہ ایک اندھی پال ہے۔" فریبی نے کہہا اگر اس
میں ناکامی ہوں تو اس سلے پی اس سر تو ڈر کر رہے گا۔
"زبان کھلو دو۔" نقاب پوش نے پول کوہنی دی۔
"دیکھتے ہواؤ۔"

بچت کے پیلے پیش کا قول مصدقہ ہوتا تھا اُنہوں نے
کہ کھانہ بھی نہیں کھایا۔

"اس نے میں مل دو پہنچ کا انتظام بھی اسی وقت
کر دیں گا۔" حمید نے فلنے لیجے میں کہا۔
کھانا کا کروڑ کا تکب ڈاٹنٹ مال بھی میں پیٹھے

رسے۔ حمید کو اس پر حیرت تھی۔
"کس نلدر شوشاںی دلچسپ ہے؟" اس نے بالا فرمایا۔
"میں نہیں۔" خٹک نے میں جواب ملا۔ "مجنعت گردی۔"
"گھر کی پڑھاتی اس کے لیے؟"

"کان مزکھاڑ۔ دی منت ایدھن جھائیں گے۔
"دی منت ایدھن جھائیں گے۔" دی منت ایدھن جھائیں گے۔
ملکاہرہ کرے گی۔"

"اچھی بات ہے اُنٹرو۔" فریبی اُختہ ہر اپلا۔
"اچھی بات ہے اُنٹرو۔" فریبی اُختہ ہر اپلا۔

114

فلپاں کے وزیر خارجہ کارلوس رویلارے پر
درکی وجہ سے اپنی ایڈی کے جوچے پہنچنے شروع ہیں
ایک روز جب مادام تراوکے نندن بیویوں میں گئے تو
ضفولو نے اس کے بعد عام جو تے پہنچنے شروع کر دیتے
اسی نے اس تبدیلی کی وجہ پر یہ تو وہی مولو نے کہا پڑیں
مجھ سے بھی چھوٹا تھا۔ مادام کے موئی ہمارتے گھر میں
اس اس کے بھتے کے قریب کہا اور انہوں نے خود بلند قامت
کوس کر رہا تھا۔

"چیز کس کی ہوئی؟ شہپارِ تیروری کی آواز بارا بھی خی میں
کے غصوں پر ہوئے وہ اتفاق تھا۔ اس لیے بھی طلاقی آواز
نفلتار کرنے کا بھی مشکل نہیں تھا۔ بیر بول جشید نے اپنے حرام
اعتراف کر لیا ہے۔ اس کے باختوں وہی لوگ مارے گئے تو جو
سریواہ کی شخصیت سے واتفاق تھے۔ سرفراز کو خود اسی نہ مارا
تھا۔ یا ہم فربیوں کو ہبہ وہ قرار تھے قبل کہ ایسا اور جیسی
محلوم ہمارا کفرار قوی اپنائیج یا ہمکن کے کمرے میں بھی پڑھو
یا یا ہے تو اس نے اسے خراب میں نہ رہ دیا۔ فوجِ مظلوم اس کی
بریوں کو اس نے اپنے ایک گلے کے قتل لایا تھا۔ وہیں
کے آئندہ الملاعِ عدیتی ہی اور اس کے خروجی روپ پر اپنے ایک بڑے
فرون کیا تھا جو سارا جام کیا باشندہ ہے۔ اس نے گلہوں پر یوں
کوئی تکمیل کر دیا۔ اس وقت تک وہ بھی گزانتاکر لیا گی جو کھلاع کے
باہر بھی یا تھے والی منیات رفاقت کے تو سطہ دلیل دیکھ
بھینٹیں اور دلیل دھیتیں ایک دیرتے میں پہنچا تھا جس سے
ڈوڈر سرگ انہیں نیکتی کیکے ہوئے تو گھنٹے میں

”آج جو چیز کو کوئی بخوبی تھی۔ کسی چیز کی کی ہے اس کو گرفتہ میں۔“
 ”عقل سلم ہے۔“ چند آدمیوں کی ٹکرائیوں
 خواہ یاں لگاؤ کر رہے پر جو بورڈ قیچی ہے۔ آناد مشقت والا
 فلام ایسے ہی، لوگوں کی وجہ سے اس ناٹیکت کے پیغم فاتحیں گلیبیتہ
 ”کوئی عمل سے اس کا؟“

”زیادہ سے زیادہ لذکریوں کے پتھے دوڑ لگا، جی بھر
کے بیانی کرو، اور پڑھائے میں اللہ پاک سے معافی ہنگام
بنت الفردوس کو مدھارو۔
فریبی کا نہ بے حد تعلق خوا۔

وہ دن بھی مسہتا ہے۔ ملت کی شفعتیں چلیں۔ پھر حال
جذبہ کاروں کی چائے میں خواہ آور دوالہانی کی اور ساتھی کا
عام شروع کر دیا جائی۔ ٹیکڑی کے تھانے میں ایک اور ٹیکڑی اُتھر
کی جو ہم نئی نیت کی پیٹگ کہلاتی ہے۔ جانتے ہوئے پیٹگ کی وجہ
پھر تھی؟

جیہے فیز ارادی طور پر سرکومفی جنگلش دی۔
”جب تم تے داک کا پیغام ٹھیک ہے چاہیا تھا تو میں
تھے کی پہاڑا؟“

”غایباً آپ نے سچی کہا تھا کہ پھر میں تک میں پہنچے
تھی پہنچ چکا ہوں ۔“

”میکس۔ وہاں بھرپوری کی بخالوں میں منتشرت کی پیشگاہ ہوتی اور یہ بھرپوری کے دیکر دیکش پیشگز کی حیثیت سے

لک سے باہر بیجے جاتے۔ تعلیم رش پر معلوم ہوا کہ ایک فرم بہت حرسرے سے یکاروادار کر دی جائے لیکن شہر کے کسی کو کھٹے میں بھی اس فرم کا دفتر نہ مل سکتا۔

”لین میکری کامال نو ساختی پیر چهارا
”مال آں رہ بھی بیک میل کیا تھا۔ اس کام پر
اے بیک میل کے آماد کیا گیا تھا لین وہ بیک میل کھشتی
کے آگاہ نہیں تھا“

فوجی خاموش ہو کر سکارا مکانے لگا۔ پھر بولدا۔ ”ماں تو
بات اس پختگی کی تھی جس پر فرعون کا سربراہ ہوا ہے۔ کچھ
بھرپور کے پیشے جہاں کھال کی سلاسلِ چین تھی۔ دیکھ پڑیں
لگانِ آنی تھیں، لیخن و دیکھ پر فرعون کے سرکی جھاب تھی۔ جب تک
دیکھنے تک نہیں فراہم ہے تیرباری سے اُجھا ہتھیں کو کوئی نہیں کی
تھی۔ سرزاہ بن اسی خاندان کی طرف متوجہ شہر پڑا تھا۔ پرہنال
ٹیک نے پری گور کے کو اس پر آ کا مار دیا تھا کہ درد پر کوئی کو روک دیکھ

تین چیزی طلب کر کے تلکی کا قدرتی چور دے گے
و تو راپ نے جیشید کے چڑک اٹھنے کی نیا پر یعنی
اس کے ہاتھی مار کر کیا تھا۔

”رخیز ہجی صاحب۔ اس کی ملک مرد اگر شرمنی
مکی اور پھر جب اُس نے انفارسری آفائز کا پڑھنے کی
خواہ بہت ظاہر ہر کمی تر رخیز بیجا خصوصیتیں روگی تھا جو شدید
اس کا دوبار کی پشت پر ہے لیکن یہ مزدوری نہیں تھا کہ وہ آج
بھی بروگے پر عمل رکھتا۔ سیر اندازہ تھا جو اتنا قدر دست اٹھا

”سیپ میں آپ ہی کی آواز نہیں ہے“

مفتوجہ گر کے نجیل نقا سپاپش کے ماحصل میں ڈال دیں۔
”یے..... کون ہے؟“ پھر اسیز مرد جو آواتر بیٹا۔
مشینشات کی نیت قانونی تحریر کرنے والے ایک گروہ
کا ساری رہا؟“ فرمی دیکھنے سے سرد بیچے میں کہا۔
”مل۔ لیکن۔۔۔ نہ۔ فوج سے کیا سروکار؟ میں کیوں؟“
پھر اسیز مرد جو اسکے پاس کی خوبی کی تھی۔
”اپ پری سے تو سروکار ہے؟“
اس پر نفایت سپاپش نے اٹھ کر چھانگے کی کوشش کی تھیں
جیسکی مٹکر کرے دوبارہ فرش پر پے آئی۔

"تم کون ہر بی" پیرو حافظہ کو گھوڑتا ہو را بیٹلا۔

دعا پ کا خادم --- فریدی ---

نواب چاہوئے جس کے لیے جعلی اسکاروس نے اچھیل کراس کی صد کٹ شہزادی کی حکایات سنائیں۔

مگر وہیں پر کوئی مارک اور دیگر لواحق ایجاد نہ ہے۔ پھر وہیں پر
گلوکاری شیطان سوارا ہے جو کی حقاً۔ اس باری طبع اس کی مرمت کیلئے کوئی
آس نہیں فراہم ہے اور میں اپنے باریوں والی دل دیتے ہوئے۔ اس کے بعد
اس نے اس کے پیریں باندھ دیے۔

چہرے سے نقاپ بستے ہو پڑھا کر بیک آوازیں
چینا۔ ”نہیں“ اور دوسری بالوں سے اپنا آنکھیں دھانپائیں۔
”اس کا چہوڑا میٹا جیشید تری قاتا“

"خدا نداند۔ یہ کیا ہو گی؟ یہ بڑھا سہیاں لکھ کر گیرا جائے، بولا۔"
 "جسے بے حد افسوس ہے یہ فرمی تے فرمی تے فرمی تے فرمی تے فرمی تے فرمی تے
 میں تے اس کو اس طفلتھی میں دنئے کی بوش کی بوش کی بوش کی بوش کے
 خلاف اطلاعات ہم پہنچا تے دلک آپ ہی تے۔ دردنا یہ اتنی
 آسائی سے باختہ رکھتی ہے۔"

در اصل انہی ابرق کے گلزاروں نے رہنمائی کی۔ جیل سے ڈیکھا
میں کے قاتل پر لیکن مکروہی بچھ جان، جیل کا سماں بنایا
چاہا۔ اسی کے بعد وہ دلکشی کو رکھ کر فتحی اس کی طاقتوری
پر مبنی تھا۔

"سونتھ بیرون میں بولنے کی کامنے ہے۔ سب اپنے اپنے عناد میں پہنچا ہیں۔ دادا جان نے وہ مشتمل اجتنم تقریر کی اور خود اگلے ہو گئے۔"

"آخراً اپنے اس کی جرأت کیسے کر دیں گی؟"

"کچھ سال ایک ایسی غربی بیوہ سے طاقت بڑی تھی جس کا دادا جان ایک ذمہ دار کا تھا جو اپنے پسر کی کمائی نشانے سکریٹریوں پر نظرداشت تھا۔ اسی دن سے تہبی کر لیا تھا کہ شبات کی کامی بیارت کرنے والوں کا پیشائگا کر لیا کو مطلع رہیں گے۔ معلوم نہیں کہتے چھوٹے موٹے تاجر میں سے ہی باخوبی اپنے انعام کو نہیں دیتے اور پھر اچانک ایک دن معلوم ہوا کہ سیوٹ بیرون بھی اسی میں بھوت ہے۔ وہاں سے ایک بڑی کھیپ کیتے دارا میں پہنچاں گئی تھی۔ میں نے ان لوگوں کا طریقہ کاروباری کی کوشش کی۔ ان کے ایک شکستے سے دافت بڑی تھی، لیکن یہ معلوم ہوا کہ اسی طبقہ کوں ہے؟ بہرحال اس شاید میں بھی عدالت میں پہنچی جاؤں۔"

مقفلی نہیں ہے۔ آپ صیحہ یکتا ہستیوں کو ان کروں سے محظوظ رکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ میرے اور انہیں اس کے علاوہ اور کسی کو بھی اس کا علم نہیں۔ آپ کو تو یہ ایک گھنی عورت ہی کی تیشیت سے رکھا دیں گے۔ دیکھائے گا۔"

"مکری۔۔۔ لیکن میں دادا جان کو سب کچھ بتا چکی ہوں اور انہوں نے تنی دادی کو تھی سے کھما یا ہے کہ وہ مجھی اسے رازی ہیں یا کھوں یا۔"

"یہ میک اپ وہی کرتا ہے کہاں سے سکھا؟"

"ایک نندی ڈیل ایکچرٹ سے کہی میں اپنے لورپ میں اس کی شاگردی کی تھی۔"

"کوئی بڑا سے دوبارہ ملنے کا اختیار باقی رہا میا۔۔۔"

"ملے رہیے کچھ کچھ یا وہ مسکران۔"

"لیکن ستمہ می خلقت کو لام کرتا ہوں" جیداً مختہ اپناؤں

اس کے بعد جیدا کی ہستہ نہیں پڑی تھی کہ اتنا مردوں کے بارے میں کسی قسم کی نکھلو کرتا۔ دوسرا دن شام کو جب دھکلنے پر کوکر سے پاہر نکلے ہی والا حصہ کہیں سے فرمی کہ فرنی کی فرنی کی کمال ہے۔" وہ لڑاکہ بیہار کی پتوں میں سے اکب ہے۔ مجددی بیٹی فردہ تیوری بیٹاں پلانے چاہئے والے فوجیوں کے نشانات اسی کی انگلیوں سے ملا بقت رکھتے ہیں۔"

"تو جیدا کی کاروں؟" جیدا بولا۔

"اُس سے معلوم کو جب وہ جیدا کے بارے میں جانتی تھی تو اس نے اسی چیز پر راہ کیوں اختیاری بیٹھاں پر پائی جاتے والے نشانات کے حوالے سے تم اسے دو گل بات کر سکو گے۔ اس وقت وہ بخشل لائبریری میں کوئی کتاب پڑھ رہی ہے۔ تاریخی نگاہ کے شوارٹ میں بیٹوں ہے۔" اُو کے یہ کہ کہ جیدا نے رسیدر کرٹیل پر کھا اور شسل لائبریری کی طرف درود لیا۔

پورے ہال میں صرف ایک ہی بڑی نارنجی رنگ کے شوارٹ میں نظر آتا۔ جیدا اس کی طرف بڑھتا چلایا۔

اس نے چونکہ کراں سے گھوڑا تھا۔ جیدا اس کے تریب ہی کڑی کرکے کہ شہزادہ ہوا آہست سے یہاں۔ "لیو ٹینریوں تو میں پایا جاتے والا تھون کسی جوانی نصیب ہرگز کا تھا اس فردہ تیوری" نگاہ۔ کیا مطلب؟" وہ سکھا۔

روچیل کے نارے حب آپ نے گلی میں سے شوق فرمایا تھا تو ایک بیٹاں پائیتے پھر سے باہم کا نشان چڑھا دی تھا۔

"قدماً چھے معاف کرے یا وہ طول سالنے کے مکان۔" میں سے اس نے شوق فرمایا تھا کہ گھوٹھر پلے والوں والی گل پانی بیٹی رہا گئی تھی۔"

"جیسے آپ سب کچھ جانتی تھیں تو اسی خڑنک ملائی اختیار کرے کیا میر درست تھی؟"

"میں قطعاً نہیں جانتی تھی کہاں کا لے کاروبار کی کشت پر جیدا چھا برسا گے۔ صرف اتنا ہی ملحتا کہ وہ سیوٹ بیوں کی کاروباری فرمہ ہو سکتا ہے۔ جب میں نہ دیکھا کہ کوئی تھا وہاں سے طاقت سے لبھ گئی آپ لوگ سیوٹ بیوں کی طرف متوجه ہوئیں ہوئے تو مجھر اٹھی دادا چکر والا چھار دادا علی کو کاپسلاوں کے پیچے لگا دیا۔ یہ تیر کا سیاہ بھرنا اور جیدا پچھا بالا افراد کے لئے گئے۔"

"بڑی سے دردی سے ذکر رہی ہیں۔"

